ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(سورۃ البقرۃ :202)

ترجمہ: اَے ہمارے ربّ!
ہمیں دُنیا میں بھی حَسنہ عطا کر
اور آخرت میں بھی حَسنہ عطا کر
اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 67

شمارہ 24

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

بدر
ہفت روزہ قادیان
The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

29 رمضان 1439 ہجری قمری ● 14 احسان 1397 ہجری شمسی ● 14 جون 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 جون 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے، جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور
آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے
جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے، جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہّد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پاسکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بے باک گنہ گار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا وہ خدا نہائت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے سو جب تم دعا کرو تو اُن جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں اُن کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے وہ مُردے ہیں نہ زندے خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اُس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اُس کو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور قصّہ کے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 18 تا 21)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا الزام انتہائی مکروہ، بے حد ظالمانہ اور بہت ہی شرمناک ہے!

گزشتہ شمارہ میں ہم نے عرض کیا تھا کہ امام الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا الزام انتہائی مکروہ، حددرجہ ظالمانہ اور بہت ہی شرمناک ہے۔ کیونکہ آپؑ نے پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے جلال اور تقدس کو لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کرنے کیلئے دن رات ایک کردیا۔ اس راہ میں اپنا جان مال وقت، آرام اور راحت سب کچھ قربان کردیا۔ جو اللہ اور اسکے رسول کی عزت و ناموس کیلئے ساری زندگی برسرپیکار رہا، ایسی ہستی پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا الزام کمال بے شرمی حددرجہ ڈھٹائی اور انتہائی کمینگی اور شرارت نہیں تو اور کیا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات پر کسی قسم کا عیب اور نقص آپ برداشت ہی نہیں کرسکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تثلیث اور کفارہ کے عقائد کی جس زور اور قوت سے آپ نے تردید فرمائی اس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی۔ آپ کی کتابیں تثلیث اور کفارہ کے ردّ میں بھری پڑی ہیں۔ ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ عیسائیوں اور آریوں کے عقائد کی تردید میں یا بالفاظ دیگر اللہ اور اس کے رسول کی عزت و ناموس کیلئے جو کام امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے چودہ سو سال میں اس کی کوئی نظیر تو پیش کریں۔

گزشتہ شمارہ میں ہم نے تثلیث کی تردید میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ پرشوکت ارشادات پیش کئے تھے۔ اس شمارہ میں ہم آریوں کے عقائد کی تردید میں آپؑ کے کچھ ارشادات پیش کرتے ہیں۔ آریوں کا عقیدہ ہے کہ رُوح اور مادّہ ہمیشہ سے ہیں۔ پرمیشر کا کام فقط اتنا ہی ہے کہ وہ رُوح اور مادہ کو آپس میں جوڑتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ اللہ کی خالقیت کے خلاف ہے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی حیثیت صرف ایک معمار کی رہ جاتی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ازلی ابدی ہے۔ رُوح اور مادہ ازلی ابدی ہونے میں اللہ کے شریک کیونکر ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! پھر ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ نہیں بخش سکتا اور نہ دائمی نجات دے سکتا ہے۔ اس تعلق میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پیش ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں :

”اگر نعوذ باللہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ذرّات اور ان کی تمام طاقتیں اور ارواح اور ان کی تمام قوتیں خود بخود ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم اور توحید اور قدرت تینوں ناقص ہیں۔ وجہ یہ کہ اگر تمام ارواح اور ذرّات خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پیدا شدہ نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو کہ خدا تعالیٰ کو ان کے اندرونی حالات کا علم ہے اور جبکہ اس کے علم پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ اس کے برخلاف دلیل قائم ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہماری طرح خدا تعالیٰ بھی اِن چیزوں کی اصل کنہ سے بے خبر ہے اور اس کا علم ان کے پوشیدہ در پوشیدہ اسرار پر محیط نہیں ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جیسے مثلاً ایک دوا اپنے ہاتھ سے طیار کی جاتی ہے یا اپنی نظر کے سامنے ایک شربت یا گولیاں یا چند دواؤں کا عرق طیار کیا جاتا ہے تو بوجہ اس کے کہ ہم خود اس نسخہ کے بنانیوالے ہیں ہمیں ان تمام دواؤں کا پورا علم ہوتا ہے اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں دوا ہے اور فلاں فلاں وزن کے ساتھ اِس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے۔ لیکن اگر کوئی عرق یا گولیاں یا شربت ایسا مجہول الکنہ ہو جس کو ہم نے بنایا نہیں اور نہ ہم ان اجزا کو جدا جدا کرسکتے ہیں تو ہم ضرور ان دواؤں سے بے خبر ہوں گے اور یہ بات تو بدیہی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کو ذرّات اور ارواح کا بنانے والا مان لیا جائے تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ بالضرور خدا تعالیٰ کو ان تمام ذرّات اور ارواح کی پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ وہ خود ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانے والا ہے اور بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز سے بے خبر نہیں ہوتا۔ لیکن اگر یہ صورت ہو کہ وہ ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانے والا نہیں ہے تو کوئی بُرہان اس پر قائم نہیں ہوسکتی کہ اس کو ان تمام قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے۔ اگر تم بغیر دلیل کے کہہ دو کہ اس کو علم ہے تو یہ ایک تحکّم ہے اور محض ایک دعویٰ ہے۔ لیکن جیسا کہ یہ دلیل ہمارے ہاتھ میں ہے کہ بنانے والا ضرور اپنی بنائی ہوئی چیز کا علم رکھتا ہے اس کے مقابل پر کونسی دلیل آپ کے ہاتھ میں ہے کہ جو چیزیں اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے بنائی نہیں، اُس کو ان کی تمام پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم ہے۔ کیونکہ وہ چیزیں خدا تعالیٰ کے وجود کا عین تو نہیں تا جیسا کہ اپنے وجود پر اطلاع ہوتی ہے ان پر بھی اطلاع ہو بلکہ وہ تمام چیزیں آریہ سماج کے اعتقاد کے رُو سے اپنے وجود کی آپ ہی خدا ہیں اور آپ ہی انادی اور قدیم ہیں۔ اور بوجہ غیر مخلوق اور قدیم ہونے کے پرمیشر سے ایسی بے تعلق ہیں کہ اگر اس پرمیشر کا مرنا بھی فرض کرلیں تو اِن چیزوں کا کچھ بھی حرج نہیں کیونکہ جس حالت میں پرمیشر ان قوتوں اور طاقتوں کا پیدا کرنے والا نہیں تو وہ چیزیں اپنی بقاء میں بھی پرمیشر کی محتاج نہیں جیسا کہ اپنے پیدا ہونے میں محتاج نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے دو نام ہیں۔ ایک حَیّ دوسرا قَیُّوْم۔ حَیّ کے یہ معنے ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔ اور قَیُّوْم کے یہ معنے ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا۔ پس خدا تعالیٰ کے نام قَیُّوْم سے وہ چیز فائدہ اُٹھا سکتی ہے جو پہلے اس سے اس کے نام حَیّ سے فائدہ اُٹھا چکی ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ چیزوں کو سہارا دیتا ہے، نہ ایسی چیزوں کو جن کے وجود اور ہستی کو اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوا۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کو حَیّ یعنی پیدا کرنے والا مانتا ہے اُسی کا حق ہے کہ اس کو قَیُّوْم بھی مانے یعنی اپنی پیدا کردہ کو اپنی ذات سے سہارا دینے والا۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو حَیّ یعنی پیدا کرنے والا نہیں جانتا اس کا حق نہیں ہے کہ اس کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ وہ ان چیزوں کو ان کے رہنے میں سہارا دینے والا ہے۔ کیونکہ سہارا دینے کے یہ معنے ہیں کہ اگر اس کا سہارا نہ ہو وہ چیزیں معدوم ہوجائیں۔ اور ظاہر ہے کہ جن چیزوں کا اس کی طرف سے وجود نہیں وہ چیزیں اپنے بقائے وجود میں اس کی محتاج بھی نہیں ہوسکتیں اور اگر وہ بقائے وجود میں محتاج ہیں تو اس وجود کی پیدائش میں بھی محتاج ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ کے یہ دونوں اسم حیّ و قیّوم اپنی تاثیر میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں کبھی علیحدہ علیحدہ نہیں ہوسکتے۔ پس جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ خدا رُوحوں اور ذرّات کا پیدا کرنے والا نہیں وہ اگر عقل اور سمجھ سے کچھ کام لیں تو اُن کو اقرار کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ اِن چیزوں کا قیوم بھی نہیں۔ یعنی وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالیٰ کے سہارے سے ذرّات یا ارواح پیدا ہوئے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے سہارے کی محتاج وہ چیزیں ہیں جو اس کی پیدا کردہ ہیں۔ غیر کو جو اپنے وجود میں اس کا محتاج نہیں اس کے سہارے کی کیوں حاجت پڑ گئی؟ یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ اور ہم ابھی یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ اگر ذرّات اور ارواح کو قدیم سے انادی اور خود بخود مانا جائے تو اس بات پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوسکتی کہ خدا تعالیٰ کو ان کے پوشیدہ خواص اور دقیق در دقیق طاقتوں اور قوتوں کا علم ہے اور یہ کہنا کہ چونکہ وہ ان کا پرمیشر ہے اس لئے اس کو ان کے پوشیدہ خواص اور طاقتوں کا علم ہے یہ صرف ایک دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی گئی اور کوئی برہان پیش نہیں کی گئی اور نہ کوئی رشتہ عبودیت اور الوہیت کا ثابت کیا گیا بلکہ وہ ان کا پرمیشر ہی نہیں۔ بھلا جس کا کوئی رشتہ خالق ہونے کا ذرّات اور رُوحوں سے نہیں وہ ان کا پرمیشر کاہے کا ہوا۔ اور کن معنوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ رُوحوں اور ذرّات کا پرمیشر ہے اور یہ اضافت کس بنا پر ہوسکتی ہے کہ خدا رُوحوں اور ذرّات کا پرمیشر ہے۔ یا تو اضافت مِلک کی ہوتی ہے جیسے کہا جائے کہ غلامِ زید یعنی زید کا غلام۔ سو مملوک ہونے کی کوئی وجوہ چاہئیں اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں آزاد چیزوں کو جو اپنے قویٰ قدیم سے آپ رکھتی ہیں پرمیشر کی بلا وجہ مِلک قرار دیا جائے۔ اور یا اضافت کسی رشتہ کی وجہ سے ہوتی ہے جیسا کہ کہا جائے کہ پسر زید۔ لیکن جب کہ ارواح اور ذرّات کا پرمیشر کے ساتھ کوئی رشتہ عبودیت اور ربوبیت نہیں تو یہ اضافت بھی ناجائز ہے اور اس حالت میں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایسے بے تعلق رُوحوں کے لئے نہ تو پرمیشر کا وجود کچھ مفید ہے اور نہ اس کا عدم کچھ مضر ہے۔ بلکہ ایسی حالت میں نجات جس کو آریہ سماج والے مکتی کہتے ہیں بالکل غیر ممکن اور ممتنع امر ہے۔ کیونکہ نجات کا تمام مدار خدا تعالیٰ کی محبتِ ذاتیہ پر ہے۔ اور محبتِ ذاتیہ اس محبت کا نام ہے جو روحوں کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مخلوق ہے۔ پھر جس حالت میں ارواح پرمیشر کی مخلوق ہی نہیں ہیں تو پھر اُن کی فطرتی محبت پرمیشر سے کیونکر ہوسکتی ہے اور کب اور کس وقت پرمیشر نے ان کی فطرت کے اندر ہاتھ ڈال کر یہ محبت اس میں رکھ دی یہ تو غیر ممکن ہے وجہ یہ کہ فطرتی محبت اُس محبت کا نام ہے جو فطرت کے ساتھ ہمیشہ سے لگی ہوئی ہو اور پیچھے سے لاحق نہ ہو۔ جیسا کہ اِسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے جیسا کہ اس کا یہ قول ہے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى یعنی مَیں نے روحوں سے سوال کیا کہ کیا مَیں تمہارا پیدا کنندہ نہیں ہوں تو روحوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ انسانی رُوح کی فطرت میں یہ شہادت موجود ہے کہ اس کا خدا پیدا کنندہ ہے پس رُوح کو اپنے پیدا کنندہ سے طبعاً و فطرتاً محبت ہے اس لئے کہ وہ اسی کی پیدائش ہے اور اسی کی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا یعنی روح کا خدائے واحد لاشریک کا طلب گار ہونا اور بغیر خدا کے وصال کے کسی چیز سے سچی خوشحالی نہ پانا یہ انسانی فطرت میں داخل ہے یعنی خدا نے اِس خواہش کو انسانی رُوح میں پیدا کر رکھا ہے جو انسانی رُوح کسی چیز سے تسلّی اور سکینت بجز وصال الٰہی کے نہیں پا سکتی۔ پس اگر انسانی رُوح میں یہ خواہش موجود ہے تو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ رُوح خدا کی پیدا کردہ ہے جس نے اس میں یہ خواہش ڈال دی مگر یہ خواہش تو درحقیقت انسانی رُوح میں موجود ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسانی رُوح درحقیقت خدا کی پیدا کردہ ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر دو چیزوں میں کوئی ذاتی تعلق درمیان ہو اسی قدر ان میں اس تعلق کی وجہ سے محبت بھی پیدا ہوجاتی ہے جیسا کہ ماں کو اپنے بچہ سے محبت ہوتی ہے اور بچہ کو اپنی ماں سے کیونکہ وہ اسکے خون سے پیدا ہوا ہے اور اسکے رحم میں پرورش پائی ہے۔ پس اگر روحوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق پیدائش کا درمیان نہیں اور وہ قدیم سے خود بخود ہیں تو عقل قبول نہیں کرسکتی کہ اُن کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو اور جب ان کی فطرت میں پرمیشر کی محبت نہیں تو وہ کسی طرح نجات پا ہی نہیں سکتیں۔

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 360)

جس حالت میں رُوحیں قدیم سے خود بخود اور اپنے وجود کی آپ خدا ہیں تو اس صورت میں گویا وہ تمام روحیں کسی علیحدہ محلہ میں مستقل قبضہ کے ساتھ رہتی ہیں اور پرمیشر علیحدہ رہتا ہے کوئی تعلق درمیان نہیں اور اس امر کی وجہ کچھ نہیں بتلا سکتے کہ تمام روحیں اور تمام ذرّات باوجود انادی اور قدیم اور خود بخود ہونے کے پرمیشر کے ماتحت کیونکر ہوگئیں۔ کیا کسی لڑائی اور جنگ کے بعد یہ صورت ظہور میں آئی یا خود بخود رُوحوں نے کچھ مصلحت سوچ کر اطاعت قبول کرلی۔

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 367)

جیسے خدا انسان کا اس طور سے مالک ہے کہ اگر چاہے تو اُس کے گناہ پر اُس کو سزا دے، ایسا ہی اِس طور سے بھی اُسکا مالک ہے کہ اگر چاہے تو اُسکا گناہ بخش دے کیونکہ ملکیت تبھی متحقق ہوتی ہے کہ جب مالک دونوں پہلوؤں پر قادر ہو بلکہ ان تمام آیات سے بڑھ کر ایک اور آیت ہے اور وہ یہ ہے قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ (الزمر:54) یعنی اے وہ لوگو جنہوں نے اسراف کیا یعنی گناہ کیا تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو وہ تمہارے سارے گناہ بخش دے گا یعنی وہ اِس بات سے مجبور اور عاجز نہیں کہ گنہ گار کو بغیر سزا دینے کے چھوڑ دے کیونکہ وہ اسکا مالک ہے اور مالک کو ہر ایک اختیار ہے۔ یہ تو وہ قادر اور کریم خدا ہے جس کو قرآن شریف نے ہم پر ظاہر کیا اور اس کے کرم اور عفو کی صفتیں ہمیں سنائیں لیکن آریوں کا پرمیشر اپنی حیثیت کی رو سے ایک مجسٹریٹ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جو جرم اور عدم جرم کی بنا پر سزا دیتا یا بری کرتا ہے مالکانہ اختیار اُس کو کچھ بھی حاصل نہیں یہاں تک کہ نعوذ باللہ وہ انسان سے بھی گیا گزرا ہے مثلاً ہم اپنے خطا کار نوکر کا گنہ بخش سکتے ہیں مگر آریوں کا پرمیشر اپنے کسی گنہ گار کا گنہ بخش نہیں سکتا۔ ایسا ہی ہم اپنے نوکر کی خدمات کے علاوہ جس قدر چاہیں بطور جود و احسان اُس کو دے سکتے ہیں مگر آریوں کا پرمیشر اپنے پرستار کو اُس کے حق واجب سے زیادہ کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ اِسی وجہ سے وہ دائمی مکتی نہیں دے سکتا۔ (چشمہ معرفت، رُوحانی خزائن جلد 23 صفحہ 26)

جگہ کی مناسبت سے صرف چند سطور ہی پیش کئے جاسکے ہیں ورنہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موضوع پر کئی معرکۃ الآراء کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات حسنہ پر لگائے جانے والے داغ کو جس کوشش اور جانفشانی، جوش اور جذبہ، زور اور قوت، علم و معرفت، اور ناقابل تردید دلائل و براہین سے آپؑ نے دھویا اگر اس کی نظیر پیش کی جاسکی تو ہم ہر سزا اُٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم سے بھی ہمیں واضح ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ احادیث سے بھی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ دائمی خلافت ہے اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بڑی کھول کر وضاحت فرمائی کہ میرے بعد خلافت ہوگی اور ہمیشہ رہے گی۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں کو یہ بھی واضح فرمادیا کہ خلافت کے وعدہ سے فیض اٹھانے کیلئے، اس کے انعام سے حصہ لینے کیلئے اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا۔ صرف مسلمان کہلانا، صرف ظاہری ایمان کا اظہار کرنا خلافت کے ایمان کا حقدار نہیں بنادے گا پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ نصیحت فرماتا ہے کہ عبادت کا حق ادا کرنے کیلئے، شرک سے بچنے کیلئے، نمازوں کو قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ رسول کی اطاعت کرو تبھی تم اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کر سکتے ہو

اطاعت رسول کا ایک مقصد جو وحدت کی لڑی میں پرویا جانا ہے وہ بھی خلافت کے بغیر نہیں ہوسکتا

دو دن قبل سیالکوٹ میں جماعت کی مسجد اور اس کے ساتھ گھر پر پولیس اور انتظامیہ کی سرکردگی میں مولویوں اور ان کے چند سو چیلوں نے حملہ کر کے توڑ پھوڑ کی اور مسجد کے گنبد اور میناروں کو گرایا اور اب بھی یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہم اَور مسجدوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے اور گرائیں گے

جب تک یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قائم ہونے والی خلافت کو نہیں مانیں گے یہ ایسی حرکتیں کرتے رہیں گے اور ان سے کسی بھی قسم کی اچھائی کی توقع رکھی ہی نہیں جاسکتی

جہاں تک ہمارے جذبات کا تعلق ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی ایک یادگار کو نقصان پہنچایا اور حکومت نے اسے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے تو ہمارا تو ہمیشہ کی طرح یہی جواب ہے اور ہونا چاہئے کہ اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ (یوسف:87) کہ میں تو اپنے رنج اور غم کی فریاد کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہوں بیشک اس کے ساتھ ہمارا جذباتی تعلق بھی ہو لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ تعلق کا اظہار صرف عمارتوں کی حفاظت سے نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جُڑنے سے ہے۔ ان چیزوں کے حصول سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے بتائی ہیں اپنی عبادتوں کے معیار بہتر کرنے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے ہے۔ اپنی اطاعت کے معیاروں کو بڑھانے سے ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے

جماعت احمدیہ کا قیام بھی اس لئے ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بیّن ثبوت پیش کئے جائیں، توحید کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ اخلاق فاضلہ کو نئے سرے سے قائم کیا جائے

ہمیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ساتھ وابستہ انعامات کے حصول کیلئے جن باتوں اور جن کاموں کے کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اس کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ ان کے معیار کیا ہیں؟ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہماری عبادتیں کیسی ہیں؟ ہماری نمازوں کے قیام کیسے ہیں؟ ہمارا ہر قول و عمل شرک سے پاک ہے یا نہیں؟ ہماری مالی قربانیوں کے معیار کیا ہیں؟ ہماری اطاعت کے معیار کس درجہ کے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح چاہتے ہیں ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہیں یا نہیں؟ اور پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس معیار پر اپنے سلسلہ کے ماننے والوں کو دیکھنا چاہتے ہیں ہم اس تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

خلافت کا انعام پانے والوں کیلئے زکوٰۃ اور مالی قربانی کو ضروری قرار دیا گیا ہے

زکوٰۃ اور اموال کا خرچ خلافت کے تابع ہی بہترین رنگ میں ہوسکتا ہے، جماعت کا نظام بھی ہے جس کے پاس ضرورتمندوں کے بہتر رنگ میں کوائف میسر ہوتے ہیں اور ہوسکتے ہیں اور جو جماعتیں ہیں ان کو چاہئے کہ اس کا جائزہ لے کے میسر کریں

نماز توجہ دلاتی ہے لغویات سے پرہیز کی طرف اور لغویات سے پرہیز پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجاآوری کی طرف لے جاتا ہے اور پھر اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ اپنے مال کو ناجائز چیزوں پر خرچ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں

اللہ تعالیٰ نے خلافت کا انعام پانے والوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں

ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار بھی اونچے کرنے ہوں گے، اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنے ہر قول و فعل کو ہر قسم کے شرک سے کلیۃً پاک کرنا ہوگا اپنے اموال کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہوگا اور خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیاروں کی بھی ہر وقت حفاظت کرنی ہوگی تبھی ہم خلافت کے انعام اور اس کے ساتھ رکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں اور تاقیامت رہنے والی خلافت سے جُڑے رہ سکتے ہیں اور اپنی نسلوں کو ان کے ساتھ جڑا رکھنے والا بن سکتے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 مئی 2018ء بمطابق 25 ہجرت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو۔کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (سورۃ النور:56 تا 57)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے ایک وعدے کے بارے میں بیان ہوا ہے۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ فرمایا ہے کہ اگر اس اس طرح ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں انعام سے نوازے گا۔ اور وہ خلافت کا انعام ہے۔ جس کے نتیجہ میں تمہیں تمکنت بھی حاصل ہوگی اور خوف کی حالتوں کے بعد امن کی حالت بھی ملے گی۔ پس یہ وعدہ ہے، پیشگوئی نہیں کہ ضرور اللہ تعالیٰ دے گا۔ یہ نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں دے گا اور ضرور دے گا بلکہ یہ اس وعدے کے ساتھ ہے کہ جو اس کی شرائط پوری کرنے والے ہوں گے۔ اور وہ شرائط کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ میری عبادت کرنے والے ہوں گے۔ شرک سے مکمل طور پر پرہیز کرنے والے ہوں گے۔ اگر عبادت کرنے والے نہیں۔ جو عبادت کا حق ہے اس سے عبادت کرنے والے نہیں۔ اگر شرک سے کُلّی طور پر اجتناب کرنے والے نہیں اور اس سے بچنے والے نہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو پھر وہ اس وعدہ سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ پس خلافت ہوگی بھی تو ایسے لوگ اگر یہ شرائط پوری نہیں کر رہے، جو عمل کرنے والے نہیں وہ خلافت سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔

قرآن کریم سے بھی ہمیں واضح ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ احادیث سے بھی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ دائمی خلافت ہے۔ اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بڑی کھول کر وضاحت فرمائی کہ میرے بعد خلافت ہوگی اور ہمیشہ رہے گی۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں کو یہ بھی واضح فرما دیا کہ خلافت کے وعدہ سے فیض اٹھانے کے لئے، اس کے انعام سے حصہ لینے کے لئے اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا۔ صرف مسلمان کہلانا، صرف ظاہری ایمان کا اظہار کرنا خلافت کے ایمان کا حقدار نہیں بنا دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ نصیحت فرماتا ہے کہ عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے، شرک سے بچنے کے لئے نمازوں کو قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ رسول کی اطاعت کرو تبھی تم اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کر سکتے ہو۔

اطاعت رسول میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمائی کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جو خلافت کا نظام ہے اس میں سب سے بڑھ کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرر کردہ امیر ہے وہ خلیفہ ہی ہے۔ پس اس بات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ خلافت کی اطاعت بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ لیکن یہاں وہ خلافت نہیں جو زبردستی چھین کر دنیاوی آقاؤں کی مدد سے حاصل کی جاتی ہے۔ یہاں وہ خلافت مراد ہے جو منہاج نبوت پر قائم ہو اور جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واضح ارشاد فرما چکے ہیں اور جو مسیح موعود کے آنے کے بعد قائم ہونی تھی۔ ان سے خلافت کا یہ سلسلہ چلنا تھا کیونکہ وہ مسیح موعود خاتم الخلفاء ہوگا۔ اور اس خلافت نے پھر جنگ نہیں کرنی، ظلم نہیں کرنا بلکہ اس طرف توجہ دلانی ہے کہ نمازوں کا قیام کرو۔ اس طرف توجہ دلانی ہے کہ دین کی اشاعت کے لئے اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے زکوٰۃ دو اور مالی قربانی کی طرف توجہ کرو۔ پس یہ نظام بھی اِس وقت صرف جماعت احمدیہ میں رائج ہے۔

اسی طرح اطاعت رسول کا ایک مقصد جو وحدت کی لڑی میں پرویا جانا ہے وہ بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ دوسرے مسلمان بیشک نمازیں بھی پڑھتے ہیں لیکن ایک وحدت نہ ہونے کی وجہ سے ان کے دل میں پھوٹ ہے۔ ایک ہی مسلک ہونے کے باوجود جزئیات میں پڑ کر تفرقہ پیدا کیا ہوا ہے۔ علماء اپنے منبروں کے لئے اور اپنے مقاصد کے لئے، اب تو پاکستان میں علماء کے سیاسی مقاصد بھی ہو گئے ہیں ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں۔ یہی حال پھر ان کے پیچھے چلنے والوں کا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا جب پاکستان میں دھرنے وغیرہ ہو رہے تھے، حکومت کے خلاف احتجاج ہو رہے تھے۔ تو اس کے بعد پھر علماء کے دو گروپوں کی آپس میں بھی ٹھن گئی۔ کوئی لبّیک یا رسول اللہ کے نام پر اپنے ذاتی مقاصد حاصل کرنے اور لیڈر بننے کی کوشش کر رہا تھا تو کوئی ختم نبوت کے نام پر اپنی دکان چمکانے کی کوشش کر رہا تھا اور ٹی وی پر یہ تماشا دنیا دیکھ رہی تھی۔ پاکستان کے ٹی وی نے دکھایا۔ اس کے باوجود پھر بھی وہ لوگ جو اُن کے پیچھے چلتے ہیں ان کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ کن لوگوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔ کیا یہ لوگ عوام النّاس کیلئے، عامّۃ المسلمین کیلئے دین کی تمکنت کا ذریعہ بنیں گے؟ کیا یہ لوگ صحیح رہنمائی کریں گے؟ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ لوگ تو خود بگڑے ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق بگڑے ہوئے ہیں کہ اُس زمانے کے علماء بدترین مخلوق ہوں گے۔

(الجامع لشعب الایمان، جلد 3، صفحہ 317 تا 318، حدیث 1763، مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2003ء)

زکوٰۃ دیتے ہیں تو اس کے استعمال کا بھی حکومت کو پتہ نہیں لگتا۔ وہ یہ دعویٰ تو کرتی ہے کہ غریبوں پر ہم خرچ کر رہے ہیں لیکن زکوٰۃ فنڈ میں اربوں کے غبن ہوتے ہیں جس کی خبریں میڈیا پر آتی ہیں۔ اشاعت اسلام کا تو سوال بھی نہیں پیدا ہوتا۔ اسلام کے نام پر قائم حکومتیں، تیل کی دولت سے مالا مال حکومتیں کیا کر رہی ہیں۔ کوئی بھی اشاعتِ اسلام کا کام ان سے نہیں ہو رہا ہے۔ یہ کام بھی قربانیاں کر کے اگر کوئی کر رہا ہے تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ یہ نظام بھی اسی وقت چل سکتا ہے جب خلافت کا نظام ہو۔ بعض علماء اور سنجیدہ طبقہ اس بات کا اظہار تو کرتے ہیں کہ خلافت کا نظام ہونا چاہئے لیکن جب کہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو نظام قائم کیا ہے اسے مانو تو ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔

اس مخالفت کا تازہ واقعہ دو دن ہوئے سیالکوٹ میں ہماری مسجد میں ہوا۔ مسجد اور اس کے ساتھ جو گھر تھا۔ پولیس اور انتظامیہ دونوں نے مل کر بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ان کی سرکردگی میں مولویوں نے اور ان کے چند سو چیلوں نے دھاوا بولا، حملہ کیا۔ بہت بڑا کارنامہ انہوں نے انجام دیا۔ انہوں نے اسلام کو بچانے کے لئے بڑا شب خون مارا۔ اس گھر کو جس کو چند دن پہلے پولیس خود ہی بلاوجہ سِیل (seal) کر چکی تھی، اس کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اور وہاں تھا بھی کوئی نہیں۔ پھر بھی اس سِیل (seal) ہوئے ہوئے گھر کو پولیس نے باقاعدہ انتظام کے تحت حملہ کر کے نقصان پہنچایا، اندر سے توڑ پھوڑ کی۔ یہ پاکستان بننے سے بھی ایک لمبا عرصہ بلکہ سو سال سے بھی زیادہ عرصہ پہلے بنے ہوئے گھر اور مسجد تھے۔ اور کوئی جواز نہیں بنتا تھا کہ احمدیوں نے آج بنایا ہے تو ہم نے منارے گرانے ہیں، گنبد گرانے ہیں۔ پس یہ ان کا حال ہے جو مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اب یہ بھی اعلان کر رہے ہیں کہ ہم اور مسجدوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے اور گرائیں گے۔ حافظ ہیں، ایک سیاسی پارٹی کے کوئی صاحب قاری ہیں۔ کہنے کو تو حافظ ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم کی روح سے بالکل ہی خالی ہیں۔ خالی تو بہرحال انہوں نے ہونا تھا اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے خاتم الخلفاء اور اس زمانے کے حَکَم اور عدل کی دشمنی میں بڑھے ہوئے ہیں تو پھر قرآن کریم کے علم سے بھی خالی ہو جاتے ہیں۔ ظاہری الفاظ تو رَٹے ہوں گے۔ قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے کیلئے ان کے ذہنوں کو تالے لگے ہوئے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ایک سزا ہے کہ یہ سمجھ نہیں سکتے۔ ہاں فتنہ و فساد کا جہاں تک سوال ہے اس میں ان کے ذہن جو ہیں بہت رسا ہیں۔ بہت کھلے ہوئے ہیں۔ جتنا چاہیں ان سے فتنہ و فساد کروا لیں۔ اس کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کر لیں گے۔ ان چیزوں میں ہم بہرحال ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بہرحال یہ تو ان کا حال ہے۔ اپنی مسجدوں میں بھی ایک دوسرے کے خلاف بولتے ہیں اور فتنوں اور فسادوں کی منصوبہ بندیاں کر کے اپنی مسجدوں کے تقدّس بھی پامال کرتے ہیں۔ اور ہماری مساجد میں بھی جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں ان کو بھی تالے لگا کر، بند کر کے اور پھر باقاعدہ حملہ کر کے نقصان پہنچا کر ان کے تقدّس کو بھی پامال کرتے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے ان کے اپنے ذاتی مقاصد کو دین پر ترجیح دینے کا۔ اور جب تک یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قائم ہونے والی خلافت کو نہیں مانیں گے یہ ایسی حرکتیں کرتے رہیں گے اور ان سے کسی بھی قسم کی اچھائی کی توقع رکھی ہی نہیں جا سکتی۔

ہاں چند ایک شریف لوگ بھی ہوتے ہیں۔ سینیٹ میں ایک خاتون نے بڑی ہمت سے اس پر کل اظہار تشویش بھی کیا اور اسے ردّ بھی کیا۔ اب دیکھیں اس بیچاری کا مولوی اور مولوی طبع لوگ جو ہیں اور مفاد پرست سیاستدان جو ہیں وہ کیا حشر کرتے ہیں۔ ابھی تک تو یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ پھر وہ اس حد تک ایسے شریف لوگوں کے پیچھے پڑتے ہیں کہ ان کو یا تو سیاست سے الگ ہونا پڑتا ہے یا معافی مانگنی پڑتی ہے۔

جہاں تک ہمارے جذبات کا تعلق ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی ایک یادگار کو نقصان پہنچایا اور حکومت نے اسے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے تو ہمارا تو ہمیشہ کی طرح یہی جواب ہے اور ہونا چاہئے کہ اِنَّمَآ اَشۡكُوۡا بَثِّىۡ وَحُزۡنِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ (یوسف: 87) کہ میں تو اپنے رنج اور غم کی فریاد کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہوں۔ بیشک اس کے ساتھ ہمارا جذباتی تعلق بھی ہو لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ تعلق کا اظہار صرف عمارتوں کی حفاظت سے نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جڑنے سے ہے۔ ان چیزوں کے حصول سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کیلئے بتائی ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بہتر کرنے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے ہے۔ اپنی اطاعت کے معیاروں کو بڑھانے سے ہے۔ پس اس کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے سوال کیا کہ خلیفہ کے آنے کا مدّعا کیا ہوتا ہے؟ مقصد کیا ہوتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ ہمارے سامنے ہر وقت رہنا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”اصلاح“ یہ مقصد ہے۔ اور پھر وضاحت بھی فرمائی کہ ”دیکھو حضرت آدم سے اِس نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا اور ایک مدت دراز کے بعد جب انسان کی عملی حالتیں کمزور ہو گئیں اور انسان زندگی کے اصل مدّعا اور خدا کی کتاب کی اصل غایت بھول کر ہدایت کی راہ سے دور جا پڑے تو پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک مامور اور مُرسَل کے ذریعہ سے دنیا کو ہدایت کی۔ اور ضلالت کے گڑھے سے نکالا۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”شان کبریائی نے جلوہ دکھایا اور ایک شمع کی طرح نور معرفت دنیا میں دوبارہ قائم کیا گیا۔ ایمان کو نورانی اور روشنی والا ایمان بنا دیا“ فرماتے ہیں کہ ”غرض اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہی سنّت چلی آتی ہے“ حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی ہم نے دیکھا۔ پھر فرمایا کہ ”غرض اللہ تعالیٰ کی یہی سنّت چلی آتی ہے کہ ایک زمانہ گزرنے پر جب پہلے نبی کی تعلیم کو لوگ بھول کر راہ راست اور متاع ایمان اور نور معرفت کو کھو بیٹھتے ہیں اور دنیا میں ظلمت اور گمراہی، فسق و فجور کا چاروں طرف سے خطرناک اندھیرا چھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات جوش مارتی ہیں اور ایک بڑے عظیم الشان انسان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا نام اور توحید اور اخلاق فاضلہ پھر نئے سرے سے دنیا میں اس کی معرفت قائم کر کے خدا تعالیٰ کی ہستی کے بیّن ثبوت ہزاروں نشانوں سے دیئے جاتے ہیں اور ایسا ہوتا ہے کہ کھویا ہوا عرفان اور گمشدہ تقویٰ طہارت دنیا میں قائم کی جاتی ہے۔“ (پس مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی ایمان کھویا

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ

(سورۃ البقرہ: 149)

ور ہر ایک کیلئے ایک مطمح نظر ہے جسکی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ہوا ہے۔تقویٰ کھویا ہوا ہے۔اس لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خاتم الخلفاء کو بھیجا اور آپ نے اسے قائم کیا۔آپ فرماتے ہیں ’’اور ایک عظیم الشان انقلاب واقع ہوتا ہے۔غرض اسی سنت قدیمہ کے مطابق‘‘ (یہ غور سے سننے والی بات ہے) آپ نے فرمایا ’’اسی سنت قدیمہ کے مطابق ہمارا یہ سلسلہ قائم ہوا ہے۔‘‘ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 10، صفحہ 274 تا 275، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جماعت احمدیہ کا قیام بھی اس لئے ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بیّن ثبوت پیش کئے جائیں۔توحید کو دوبارہ قائم کیا جائے۔اخلاق فاضلہ کو نئے سرے سے قائم کیا جائے۔جیسے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کی عملی حالت کمزور ہے۔قبروں کی پوجا، شرک اور بدعات میں یہ لوگ مبتلا ہیں۔فسق و فجور عام ہے اور خود اس بات کو یہ مانتے ہیں۔اس پر اخباروں میں کالم لکھے جاتے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہدایت دینے اور ضلالت کے گڑھے سے نکالنے کیلئے بھیجا ہے اسے یہ ماننے کو تیار نہیں۔مخفی شرک میں یہ مبتلا ہیں اور اخلاق فاضلہ کا نام ونشان ہی نہیں ہے۔لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخری فقرہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہمیں ہر وقت ہوشیار رکھنے والا ہونا چاہئے کہ اس سنّت قدیمہ کے مطابق ہمارا یہ سلسلہ قائم ہوا ہے کہ جب دنیا میں ہر طرف فسق و فجور اور فساد پھیل جاتا ہے، اخلاق کا خاتمہ ہو جاتا ہے، لوگ توحید کو بھول جاتے ہیں، شرک پھیلنا شروع ہو جاتا ہے تو اس وقت پھر اللہ تعالیٰ اپنے کسی پیارے کو بھیجتا ہے۔اور پھر نئے سرے سے تجدید دین ہوتی ہے۔پس اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اپنے اندر یہ تبدیلیاں نہیں پیدا کر رہے تو پھر بڑی قابل فکر بات ہے۔

ہمیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ساتھ وابستہ انعامات کے حصول کے لئے جن باتوں اور جن کاموں کے کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اس کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ ان کے معیار کیا ہیں؟ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہماری عبادتیں کیسی ہیں؟ ہماری نمازوں کے قیام کیسے ہیں؟ ہمارا ہر قول و عمل شرک سے پاک ہے یا نہیں؟ ہماری مالی قربانیوں کے معیار کیا ہیں؟ ہماری اطاعت کے معیار کس درجہ کے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح چاہتے ہیں ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہیں یا نہیں؟ اور پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس معیار پر اپنے سلسلہ کے ماننے والوں کو دیکھنا چاہتے ہیں ہم اس تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

عبادتوں اور نمازوں کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے۔حدیث میں آتا ہے۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔اور اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا‘‘۔فرمایا کہ ’’اگر اس کے فرضوں میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ سے پوری کر دی جائے گی۔اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا اور اس کا جائزہ لیا جائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء ان اوّل مایحاسب بہ العبد......الخ، حدیث 413)

پس یہ اہمیت ہے نمازوں کی۔آجکل رمضان کی وجہ سے سب کی نمازوں کی طرف اور مسجدوں کی طرف بڑی توجہ ہے۔لیکن یہ رمضان کے مہینے کی بات نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ صرف رمضان کے مہینہ کی نمازوں کے بارے میں نہیں پوچھے گا بلکہ تمام زندگی کی نمازوں کا حساب ہو گا۔پس یہ بڑے فکر کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر بے انتہا مہربانی ہے کہ فرمایا کہ فرضوں میں جو کمی ہو جاتی ہے، بشری کمزوری کی وجہ سے انسانی طبیعت میں بھی اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں بعض دفعہ حق ادا نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر نفلوں کے ذریعہ سے جو زندگی میں ادا کئے گئے ہوں گے ان سے یہ فرضوں کی کمی پوری کرو۔

پھر ایک روایت میں ہے ’’حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔‘‘

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ، حدیث 246)

پس یہ بہت خوف کا مقام ہے۔شرک ایسا جرم ہے جو اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے۔شرک اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا۔کیا ہم ایسے جرم کے مرتکب ہو کر اللہ تعالیٰ کے انعام خلافت سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ہرگز نہیں۔

نماز کیسی ہونی چاہئے؟ اس کی حقیقت اور روح کے معیار کیا ہیں؟ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’بعض لوگ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں۔نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے ارکان اسلام بھی بجالاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد ان کے شامل حال نہیں ہوتی اور ان کے اخلاق اور عادات میں کوئی نمایاں تبدیلی دکھائی نہیں دیتی۔‘‘ (نمازیں پڑھنے والوں کے عادات و اخلاق میں بھی ایک نمایاں تبدیلی نظر آنی چاہئے) ’’جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عبادتیں بھی رسمی عبادتیں ہیں۔حقیقت کچھ بھی نہیں۔کیونکہ احکام الٰہی کا بجالانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونوں پر پڑتا ہے‘‘ (بیج ہے تو اس کا روح پر بھی اثر ہونا چاہئے۔جس طرح پودے لگاؤ تو پودا اُگتا ہے، نشو ونما پاتا ہے، نظر آتا ہے۔اسی طرح ہماری روح پر بھی اور ہمارے جسم پر بھی اور ظاہری اخلاق پر بھی نمازوں کا اثر نظر آنا چاہئے۔) فرمایا کہ ’’ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا اور بڑی محنت سے اس میں بیج بوتا ہے اگر ایک دو ماہ تک اس میں انگوری نہ نکلے تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے‘‘ (یعنی کہ انگوری سے مطلب ہے کہ بیج اگر Germinate نہ کرے۔نہ اُگے، باہر نہ نکلے، دانے سے باہر shoot نہ کرے۔میں نے انگوری کی یہ وضاحت اس لئے کر دی کہ بعض ترجمہ کرنے والے بعد میں آ کر پوچھتے ہیں کہ آپ نے بعض الفاظ استعمال کئے جن کا ہمیں پتہ نہیں تھا۔) ’’یہی حال عبادات کا ہے۔اگر ایک شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے، نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے اور بظاہر نظر احکامِ الٰہی کو حتی الوسع بجالاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شامل حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 43، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ نکتہ ہے جسے ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اپنی عبادات اور اپنے اخلاق و اطوار کی بہتری کے معیار سے اللہ تعالیٰ کے قرب کو پہچانیں۔اگر ہمارے معیار بہتر ہوئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ نمازیں ہمیں فائدہ دے رہی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ہم قریب ہو رہے ہیں۔اگر ہماری ظاہری حالتیں نہیں بدل رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل نہیں ہو رہا اور نمازیں بھی کوئی فائدہ نہیں دے رہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ ’’نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے۔سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔‘‘ (یعنی عربی تمہاری زبان نہیں ہے۔اس لئے جو عربی نہیں جانتے وہ صرف اسی پر پابند نہ رہیں کیونکہ اس وجہ سے پھر دل کی وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی جو دعا کرنے والے کے دل میں ہونی چاہئے۔) فرماتے ہیں کہ ’’کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے‘‘ (بعض دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں، اور بعض قرآن کریم کی دعائیں ہیں ان کو پڑھنا بھی چاہئے اور ان کو سمجھنا بھی چاہئے۔ان کے معنی بھی یاد کرنے چاہئیں تاکہ ان کی روح کا بھی پتہ لگے۔باقی جو دعائیں ہیں، بعض لوگوں نے اپنی دعائیں بنائی ہوئی ہیں یا دوسری دعائیں یاد کر لیتے ہیں) فرمایا کہ ’’باقی اپنی تمام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 68 تا 69)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے‘‘۔(آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قریب آجاتا ہے۔) ’’نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے......‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’جس گھر میں اس قسم کی نماز ہو گی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہو گا۔حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی‘‘۔آپ فرماتے ہیں کہ ’’حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے۔‘‘ (بعض شرائط ہیں اس کے ساتھ حج ادا کیا جاتا ہے۔ہر ایک پر فرض نہیں ہے)۔’’روزہ بھی مشروط ہے۔‘‘ (یہ بھی بیمار پر، مسافر پر فرض نہیں۔یا مسافر تو بعد میں رکھ سکتا ہے لیکن بیمار بعض دفعہ مستقل نہیں رکھتے۔بعض شرطیں ہیں۔روزہ بھی مشروط ہے۔) ’’زکوٰۃ بھی مشروط ہے‘‘ (جن کے پاس مال ہے انہوں نے زکوۃ دینی ہے) ’’مگر نماز مشروط نہیں۔سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں‘‘ (باقی عبادتیں جو فرض ہیں وہ بھی سال میں ایک دفعہ ہیں) ’’مگر اس (نماز) کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہو گی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہو گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 421 تا 422، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں جب تک پوری پوری نماز نہ ہو گی وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں۔یعنی نماز سے حاصل ہوتی ہیں پھر آپ نے فرمایا اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہو گا جو تم نے میری کی ہے۔پس یہ ہے وہ معیار جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک سے بچو۔اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امّت میں شرک کا خدشہ تھا۔چنانچہ ایک حدیث ہے کہ عبادہ بن نسی نے ہمیں شدّاد بن اَوس کے بارے میں بتایا کہ وہ رو رہے تھے۔ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے کہا کہ مجھے ایک ایسی چیز یاد آ گئی تھی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس پر مجھے رونا آ گیا۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی خواہشوں سے ڈرتا ہوں۔راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کی امّت آپ کے بعد شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔البتہ میری امّت شمس و قمر، بتوں اور پتھروں کی عبادت تو نہیں کرے گی مگر اپنے اعمال میں ریا سے کام لے گی۔(ان کے اپنے عمل میں دھوکہ ہو گا۔بناوٹ ہو گی۔تصنع ہو گا) اور مخفی خواہشات میں لوگ مبتلا ہو جائیں گے۔اگر ان میں سے کوئی روزہ دار ہونے کی حالت میں صبح کرے گا پھر اس کی کوئی خواہش معارض ہو گی تو وہ روزہ ترک کر کے اس خواہش میں مبتلا ہو جائے گا۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 835، حدیث 17250، مسند شداد بن اوس مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

روزہ کی پرواہ نہیں کرے گا۔ظاہراً روزہ ہو گا۔پچھلی دفعہ بھی میں نے واقعہ سنایا تھا کہ امّاں ابّا کے لئے ہم روزہ رکھ لیتے ہیں لیکن دوپہر کو جا کر بازار سے کھانا کھا لیا اور پھر شام کو بڑے اہتمام سے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر افطاری کر رہے ہیں جس طرح سارا دن کے ہم ہی سب سے بڑے روزہ دار ہیں۔تو یہ بعض لوگوں کا حال ہے۔یہاں کے اخباروں نے اپنا ایک آرٹیکل لکھا اور اس میں بیان بھی کیا تھا جیسا کہ گزشتہ ہفتہ مَیں نے بتایا تھا۔

پس بڑے ہی خوف کا مقام ہے۔اگر ہم گہرائی سے اپنا جائزہ لیں تو شرک خفی کی کئی مثالیں نظر آئیں گی۔ہماری نمازیں بھی بعض دفعہ اپنی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے چھوٹ جاتی ہیں اور ہمارے روزے بھی دنیاوی عذروں کی نظر ہو جاتے ہیں یا چھوٹ جاتے ہیں۔مجھے ایک جوان ملا کہنے لگا کیونکہ میں پیزے کا کاروبار کرتا ہوں اور پِیزا بناتے ہوئے چکھنا پڑتا ہے اس لئے مَیں روزہ نہیں رکھتا یا کچھ روزے چھوڑ دیتا ہوں۔اس پر صرف اِنّا لِلّٰہ ہی پڑھا جا سکتا ہے کہ ہم احمدی ہو کر ایسی حرکتیں کریں۔اسے تو پتہ نہیں کچھ احساس ہوا یا نہیں لیکن بعض ایسے لوگوں کی باتیں سن کے مجھے بہرحال شرمندگی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے انعام کو حاصل کرنے کا دعویٰ تو ہے لیکن اگر اس کے احکام سے دُوری ہے تو پھر یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’خدا نے قرآن میں فرمایا کہ وَ یَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ۔ یعنی ہر ایک گناہ کی مغفرت ہو گی۔‘‘ (پوری آیت ہے لیکن آپ نے ایک فقرہ بولا اور فرمایا کہ) ’’مگر شرک کو خدا نہیں بخشے گا۔پس شرک کے نزدیک مت جاؤ اور اس کو حرمت کا درخت سمجھو۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 323 تا 324 حاشیہ)

اب شرک کی بات ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ’’توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص اپنے کسی کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے‘‘۔ یہ اس حدیث کی وضاحت ہے۔ ’’بُت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بت ہے۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 349)

پس بہت باریکی سے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر خلافت کا انعام پانے والوں کے لئے زکوٰۃ اور مالی قربانی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ، حدیث 73)

پھر حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اموال کو زکوٰۃ ادا کر کے محفوظ کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقات کے ذریعہ بھی کرو۔‘‘ (الجامع لشعب الایمان، جلد 5، صفحہ 185، حدیث 3280 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2003ء)۔ یعنی زکوٰۃ اور صدقات، ہر چیز کی مالی قربانی اس طرف توجہ دلا دی۔

پس زکوٰۃ جن پر واجب ہے وہ تو زکوٰۃ دیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر ایک پر واجب بھی نہیں۔ لیکن جن پر واجب نہیں انہیں بھی یہاں نصیحت فرمائی کہ صدقات کی طرف توجہ کرو اور ضرورتمندوں اور غریبوں کا خیال رکھو۔ پس اس میں جہاں ضرورتمندوں کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، جو ضروری چیز ہے، وہاں وحدت پیدا کرنے کی طرف بھی توجہ ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ اور اموال کا خرچ خلافت کے تابع ہی بہترین رنگ میں ہو سکتا ہے۔ جماعت کا نظام بھی ہے جس کے پاس ضرورتمندوں کے کوائف بہتر رنگ میں میسر ہوتے ہیں اور ہو سکتے ہیں۔ اور جو جماعتیں ہیں ان کو چاہئے کہ اس کا جائزہ لے کے میسر کریں۔ عموماً تو ایسے لوگوں کی فہرستیں آتی ہیں۔ پھر خلیفہ وقت کے پاس مختلف جگہوں کی معلومات ہیں جو مختلف لوگوں کی طرف سے آ جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کی اپنی طرف سے بھی آ جاتی ہیں ان کے مطابق وہ خود بھی وہاں خرچ کرنے کے لئے نظام کو کہتا ہے کہ ہاں خرچ کرو۔ یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی جماعت وہاں کے لوگوں کو جس حد تک ہو سکتا ہے اپنے وسائل کے مطابق سہولت پہنچانے کی، مدد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ علاج کی سہولتیں بھی دی جاتی ہیں۔ تعلیم کی سہولتیں بھی دی جاتی ہیں۔ دوسری خوراک وغیرہ کے لئے بھی۔ اور اکثر احمدیوں کو میں نے دیکھا ہے بڑے درد کے ساتھ اپنے غریب بھائیوں کی مدد کے لئے مالی قربانی کرتے بھی ہیں اور اسی ذریعہ سے پھر ایک وحدت بھی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازوں کے حق ادا کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے آپس کے تعلق کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق جوڑتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ ’’لوگ اپنی نمازوں میں خشوع خضوع کرتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبعاً وہ لغو سے اعراض کرتے ہیں۔‘‘ (جو نمازیں صحیح طرح پڑھی جائیں گی تو لغو سے اعراض ہوگا)’’ اور اس گندی دنیا سے نجات پا جاتے ہیں اور اس دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو کر خدا (تعالیٰ) کی محبت ان میں پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ (المؤمنون: 5) یعنی وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں‘‘ (جب لغویات سے پرہیز کیا۔ لغویات پہ خرچ نہیں کرنا تو پھر عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اگر مالدار ہیں تو پھر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی طرف ان کو توجہ پیدا ہوتی ہے۔) فرمایا ’’اور یہ ایک نتیجہ ہے عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون: 4) کا‘‘ (لغو سے اعراض کا۔ لغو سے بچنے کا نتیجہ ہے کہ پھر مالی قربانی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کا احساس ہوتا ہے۔) ’’کیونکہ جب دنیا سے محبت ٹھنڈی ہو جائے گی تو اس کا لازمی نتیجہ ہوگا کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کریں گے اور خواہ قارون کے خزانے بھی ایسے لوگوں کے پاس جمع ہوں وہ پروا نہیں کریں گے اور خدا کی راہ میں دینے سے نہیں جھجکیں گے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہزاروں آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے یہاں تک کہ ان کی قوم کے بہت سے غریب اور مفلس آدمی تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں مگر وہ ان کی پروا بھی نہیں کرتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک چیز پر زکوٰۃ دینے کا حکم ہے یہاں تک کہ زیور پر بھی۔ ہاں جواہرات وغیرہ چیزوں پر نہیں۔ اور جو امیر، نواب اور دولتمند لوگ ہوتے ہیں ان کو حکم ہے کہ وہ شرعی احکام کے بموجب اپنے خزانوں کا حساب کر کے زکوٰۃ دیں‘‘ (نہ کہ نقد روپیہ جو ہے۔ اگر وہ ایک حد تک، ایک مدت تک جمع ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ دیں) ’’لیکن وہ نہیں دیتے۔ اس لئے خدا (تعالیٰ) فرماتا ہے کہ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کی حالت تو ان میں تب پیدا ہوگی جب وہ زکوٰۃ بھی دیں گے۔‘‘ (زکوٰۃ دیں گے تو لغویات سے بچنے کی کوشش بھی ہوگی۔ نمازوں کا خشوع و خضوع حاصل ہوگا۔ اگر صحیح نمازیں ہیں تو لغویات سے بچیں گے۔ لغویات سے بچیں گے تو مالی قربانی کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ آپ نے فرمایا مالی قربانی کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو لغویات سے بچتے ہیں۔ ہر چیز کا آپس میں تعلق ہے) آپ فرماتے ہیں ’’گویا زکوٰۃ کا دینا لغو سے اعراض کرنے کا ایک نتیجہ ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 64، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نماز توجہ دلاتی ہے لغویات سے پرہیز کی طرف اور لغویات سے پرہیز پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کی طرف لے جاتا ہے۔ اور پھر اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ اپنے مال کو ناجائز چیزوں پر خرچ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ پس آپ نے اس سے یہ بھی نتیجہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی بہت سی لغویات سے انسان کو بچا لیتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے خلافت کا انعام پانے والوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ یہ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس نکتہ پر کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔ اور یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں کسی امر کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ حق پر قائم رہیں گے یا حق بات ہی کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔‘‘ (صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب کیف یبایع الامام الناس، حدیث 7199، صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ ......الخ)

یہ صرف اپنے لئے ہی نہیں آپ نے فرمایا بلکہ آگے خلافت اور نظام کے بارے میں بھی یہی ارشاد ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک (چاہے حق تلفی ہو رہی ہے۔ ترجیحی سلوک ہو رہا ہے۔ امتیاز برتا جا رہا ہے) غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔‘‘

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ ......الخ، حدیث 4754)

اس بات کو اطاعت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بِدُوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحّدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔‘‘ (دل کی جو خواہشات ہیں وہ اگر ہوں تو بت بن جاتے ہیں۔ پھر اطاعت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ’’صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔‘‘ (اختلاف رائے ہوگا تو زیادہ پھوٹ پڑی رہے گی۔ پھر تنزل ہوگا۔ گراوٹ ہوتی چلی جائے گی۔ پھر ترقی نہیں ہوگی۔) فرمایا کہ ’’مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصولِ سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارِ گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا۔‘‘ (ہماری کوئی عقل کی بات نہیں) ’’اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈھتے تھے اور آپ کے لب مبارک کو متبرّک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت، یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’میرے نزدیک شیعہ سنّیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ وہ تلوار جو اُن کو اٹھانی پڑی وہ صرف اپنی حفاظت کے لئے تھی ورنہ اگر وہ تلوار نہ بھی اٹھاتے تو یقیناً وہ زبان ہی سے دنیا کو فتح کر لیتے۔ سخن کز دل بروں آید نشیند لا جرم بر دل‘‘ (کہ دل سے نکلی ہوئی نصیحت یقیناً دوسروں کے دلوں پر اثر کرتی ہے۔) ’’انہوں نے ایک صداقت اور حق کو قبول کیا تھا اور پھر سچے دل سے

کلامُ الامام

’’تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے
جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہوتا ہے‘‘
(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص
اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 420)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

قبول کیا تھا۔ اس میں کوئی تکلّف اور نمائش نہ تھی۔ ان کا صدق ہی ان کی کامیابیوں کا ذریعہ ٹھہرا۔ یہ سچی بات ہے کہ صادق اپنے صدق کی تلوار ہی سے کام لیتا ہے۔ آپ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچے لیتے تھے اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو اُن کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے‘‘۔ (جو خالصۃً اپنی حالت کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالیں اور اطاعت میں بھی اعلیٰ معیار دکھائیں) ’’اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃ النساء آیت 59)

گو یہ بات آپ اپنے صحابہ کو اس وقت بتا رہے ہیں لیکن اگر جماعتی ترقی کو ہمیشہ قائم رکھنا ہے، خلافت کے نظام کے دائمی رہنے کے لئے کوشش کرنی ہے تو پھر جماعت کے اندر وہ نمونے بھی مستقل مزاجی سے قائم رکھنے پڑنے ہیں۔ تبھی وہ ترقیات بھی ملیں گی جو پہلے ملتی رہی ہیں۔

پس یہ وہ معیار ہیں جو اللہ تعالیٰ کے انعام سے فیض پانے کے لئے ضروری ہیں۔ ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار بھی اونچے کرنے ہوں گے۔ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنے ہر قول وفعل کو ہر قسم کے شرک سے کلیۃً پاک کرنا ہوگا۔ اپنے اموال کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہوگا۔ اور خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیاروں کی بھی ہر وقت حفاظت کرنی ہوگی تبھی ہم خلافت کے انعام اور اس کے ساتھ رکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں اور تا قیامت رہنے والی خلافت سے جُڑے رہ سکتے ہیں اور اپنی نسلوں کو ان کے ساتھ جڑا رکھنے والا بن سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دائمی خلافت کی خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بَلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305 تا 306)

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ انعام دیا اور گزشتہ تقریباً 110 سال سے ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے نظارے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کو دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آیا ہے اس بات کی توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کی جو ہدایات ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے خلافت کی برکات سے ہمیشہ فیض پاتا چلا جائے۔

پچھلے ہفتہ بھی میں نے پاکستانیوں کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کی تھی۔ دوبارہ کہتا ہوں کہ پاکستانیوں کو خاص طور پر دعا کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اپنی نمازوں کو، اپنے نوافل کو، ذکر الٰہی کو پہلے سے بہت بڑھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

نیکیوں کا بیج بونا چاہیے اس ماہ میں

(منصورہ فضل منؔ، قادیان)

اپنے باطن میں ذرا سا جھانکئے اس ماہ میں
ہو رہے ہیں نفس کے یوں تزکیے اس ماہ میں

پیارے آقا کی نصیحت یاد رکھنا یہ سدا
نیکیوں کا بیج بونا چاہیے اس ماہ میں

جھوٹ غیبت اور چغلی باطنی بیماریاں
کرنے ہیں قلبِ نہاں کے تجزیئے اس ماہ میں

گڑگڑا کر چھوٹے بچوں کی طرح مانگیں دعا
رات کو مولا کی خاطر جاگیے اس ماہ میں

نیکیاں بندے کی دوجی ہیں اسی کے واسطے
روزے کی رَب خود جزا ہے جانیے اس ماہ میں

طاق راتیں ایک تحفہ قُربِ مولیٰ کے لئے
خالق و مالک کو منؔ پہچانیے اس ماہ میں

......☆......☆......☆......

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

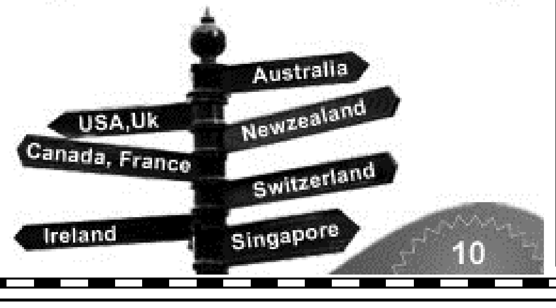

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2007

(جرمنی اور ہالینڈ میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی کی عظیم قربانیوں سے تعمیر ہونے والی مسجد خدیجہ برلن کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی بابرکت تقریب

ہماری مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کیلئے اور ان عبادت کرنے والوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے ساتھ بندوں کی محبت پیدا کرنے کیلئے بنائی جاتی ہیں، یہ پیغام ہے جو ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے

(تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور کا ولولہ انگیز اور روح پرور خطاب)

مسجد خدیجہ کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر بعض مخالفین کا مظاہرہ، اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی حفاظت اور نصرت و تائید کے روشن نشانات

شہر کے میئر اور علاقہ کے ایم پی کی طرف سے جماعت احمدیہ کی امن پسندی کو خراج تحسین، ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں اس تاریخی تقریب کی کوریج، برلن شہر کی سیر، میونسٹر میں آمد

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے ان گھروں کی آبادی ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے، یہاں صرف ایک مسجد نہیں اور بھی مساجد بنی چاہئیں

(بوخولٹ (جرمنی) میں مسجد ناصر کے افتتاح کے موقع پر خطاب)

میونسٹر (جرمنی) میں فیملی ملاقاتیں، بوخولٹ کی جماعت میں مسجد ناصر کا افتتاح

نن سپیٹ (ہالینڈ) میں ورود مسعود، امیر صاحب ہالینڈ اور مبلغین کے ساتھ میٹنگ، خطبہ جمعہ، فیملی ملاقاتیں، لندن واپسی

(رپورٹ مرتبہ: ظہیر احمد خان، مبلغ سلسلہ، شعبہ ریکارڈ، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

مؤرخہ 2 / جنوری 2007ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ہوٹل کے ایک ہال میں صبح سوا سات بجے نماز فجر پڑھائی اور پھر آپ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

برلن میں مسجد خدیجہ کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب

آج کا دن جماعت احمدیہ عالمگیر اور خصوصاً جماعت احمدیہ جرمنی کیلئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آج وہ دن ہے جب خدا تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے مسیح محمدی کے پانچویں خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں ان دعاؤں اور تضرعات کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہا ہے، جس کی تحریک قدرت ثانیہ کے مظہر دوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2/ فروری 1923ء کو ان الفاظ میں فرمائی: ''حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی ہے کہ زار روس کا عصا چھینا گیا ہے اور وہ آپ کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ اور روس کا دروازہ برلن ہے اور اسی دروازہ کے ذریعہ سے روس فتح ہوسکتا ہے۔ یوں تو روس میں تبلیغ کرنا تو الگ رہا اس میں ہمارا گھسنا ہی مشکل ہے، اس میں تبلیغ کا ذریعہ جرمن ہی ہے۔ جرمن کے ذریعہ ہم بڑی آسانی سے روس میں تبلیغ کر سکتے ہیں اور عورتوں کے ہاتھ سے اس اہم پیشگوئی کا پورا ہونا ان لوگوں پر بہت اثر کرے گا۔''

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد کے اخراجات کی ذمہ داری احمدی خواتین پر ڈالتے ہوئے فرمایا: ''میرا یہ منشاء ہے کہ جرمن میں مسجد عورتوں کے چندہ سے بنے کیونکہ یورپ میں عورتوں کا یہ خیال ہے کہ ہم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔ جب یورپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے اس میں مسلمان عورتوں نے جرمن کے نومسلم بھائیوں کیلئے مسجد تیار کرائی ہے تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو مسلمان عورتوں کے متعلق ہے کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے۔''

اس تحریک کے نتیجہ میں مسجد کیلئے برلن کے مغربی علاقہ Charlottenburg میں قریباً ایک ایکڑ زمین پانچ ہزار روپے میں خریدی گئی اور مسجد وغیرہ کی تعمیر کیلئے پینتالیس ہزار روپے کا تخمینہ لگایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ہندوستان بھر اور خصوصاً قادیان کی احمدی خواتین نے اپنا اور اپنے اہل خانہ کا پیٹ کاٹ کر نیز اپنے زیور، گھر کے برتن اور استعمال کی اشیاء وغیرہ فروخت کرکے پچاس ہزار روپے کی گراں قدر رقم حضورؓ کے ارشاد کے مطابق صرف تین ماہ میں اپنے آقا کے قدموں میں پیش کرنے کی سعادت پائی۔

خدا تعالیٰ جو عالم الغیب والشہادۃ ہے، اس نے ہر کام کیلئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس سے انسان ایک قدم آگے جا سکتا ہے نہ پیچھے رہ سکتا ہے۔ پس دنیا کے حالات میں ایسا تغیر آیا کہ اس وقت اس مسجد کی تعمیر عمل میں نہ آسکی اور خواتین کی مالی قربانی سے جمع ہونے والی رقم انگلستان میں بننے والی شہرہ آفاق مسجد فضل کی تعمیر میں کام آئی۔

آج سے 84 سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دل میں جو خواہش پیدا ہوئی تھی اس کی تکمیل کیلئے خدائے رحمن و رحیم نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ مسیح محمدی کے پانچویں خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے جرمنی کے دارالحکومت برلن کے علاقہ Heinersdorf میں مسجد خدیجہ کا سنگ بنیاد رکھوانے کی سعادت پائے۔

Heinersdorf برلن کے شمالی حصہ ضلع Pankow میں واقع ہے۔ اس شہر کا ذکر تاریخ میں پہلی مرتبہ 1319 میں ملتا ہے۔ جرمنی کے اتحاد سے قبل یہ مشرقی برلن کا حصہ تھا، اس لحاظ سے ہماری یہ مسجد خدیجہؓ سابقہ مشرقی جرمنی کی پہلی مسجد ہے۔ Pankow ضلع کی آبادی 355521 افراد پر مشتمل ہے اور یہ برلن کے 12 اضلاع میں سے سب سے زیادہ آبادی والا ضلع ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تاریخی مسجد کی تقریب سنگ بنیاد میں شرکت فرمانے کیلئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں برس رہی تھیں۔ 10:10 بجے قافلہ Heinersdorf کیلئے روانہ ہوا تو حضور انور کی گاڑی کو مکرم امیر صاحب جرمنی نے ڈرائیو کرنے کی سعادت پائی۔

اس علاقہ میں N.D.P پارٹی مسجد کی تعمیر کے خلاف کمر بستہ تھی جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ دسمبر 2006ء میں ان کا ذکر کرکے احباب جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''مَیں نے امیر صاحب سے کہا کہ ہم انشاء اللہ جائیں گے اور اللہ مدد فرمائے گا۔ یہ سرپھروں کا جو گروپ ہے ہمارے ساتھ کیا کرلے گا؟ زیادہ سے زیادہ چند ایک پتھر پھینک دے گا۔ تو یہ چیزیں ہمارے راستے میں روک نہیں بنی چاہئیں ...... انتظامیہ کچھ فکرمند ہے۔ لیکن اگر نیک مقصد کیلئے، اللہ کا گھر بنانے کیلئے، اس کی عبادت کرنے کیلئے اور اس کی عبادت کرنے والے پیدا کرنے کیلئے اور اسلام کی محبت اور امن کا پیغام پہنچانے کیلئے ہم اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس کے سامنے عجز سے دعائیں مانگتے ہوئے کہ وہ قادر توانا ہے جس نے ہمیں ہر آن آفات و مشکلات سے بچایا ہے، مدد فرمائے اور ہم اس نیک کام کو انجام دیں تو پھر انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔''

اسی مخالفت کی بناء پر راستہ میں جگہ جگہ پولیس کی گاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ قافلہ 10:54 پر Heinersdorf پہنچا تو پولیس اپنی ظاہری حفاظت میں گاڑیوں کو مسجد کے پلاٹ تک لے کر گئی۔ جرمنی کی جماعت نے اس پلاٹ میں تین مارکیاں لگا کر تقریب کے انعقاد کا انتظام کر رکھا تھا۔ مین مارکی میں اسٹیج بنایا گیا تھا اور سٹیج کی عقبی دیوار پر ایک بڑا سا بینر آویزاں تھا جس پر سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 جلی حروف میں رقم تھیں اور ان کے نیچے جرمن زبان میں ترجمہ کے ساتھ یہ تحریر تھا کہ ''لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی کی عظیم مالی قربانیوں سے تعمیر ہونے والی مسجد خدیجہ برلن کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی بابرکت تقریب۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احمدی احباب کے علاوہ اس علاقہ کے موجودہ میئر، سابقہ میئر اور علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور مین مارکی میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر 10:57 پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ اسامہ صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی۔ مکرم عبد الباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن نے ان آیات کا اردو اور مکرم مصطفی باؤخ صاحب نے جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جرمن زبان میں استقبالیہ تقریر پیش کی جس کا اردو ترجمہ مکرم راجہ محمد یوسف صاحب سیکرٹری امور خارجہ جرمنی نے پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اس مسجد کی تعمیر کی سعادت ملنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر کیا۔ مسجد کے سنگ بنیاد کیلئے تشریف لانے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ مسجد اور مسجد کے تعمیری پلان کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد خدیجہ ملک کے مشرقی حصہ میں بننے والی سب سے پہلی مسجد ہے، قطعہ زمین 4780 مربع میٹر ہے جو 14/ مارچ 2006ء کو خرید کیا گیا۔ اس پر بننے والی عمارت 500 مربع میٹر پر مشتمل ہوگی، جس میں مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے کیلئے دو ہال ہوں گے، جن میں دو سو پچاس افراد نماز ادا کرسکیں گے۔ مسجد کے گنبد کا قطر نو میٹر اور اونچائی ساڑھے چار میٹر ہوگی جبکہ مینار کی بلندی بارہ میٹر ہوگی۔ عورتوں کے ہال کے ساتھ بچوں کیلئے ایک کمرہ تعمیر کیا جائے گا۔ نیز بچوں کیلئے ایک پبلک پارک کی تعمیر بھی منصوبہ کا حصہ ہے۔ اسی طرح مسجد

کی عمارت سے ملحقہ ایک اور عمارت میں امام مسجد اور خادم مسجد کیلئے دو رہائشی کوارٹرز تعمیر کئے جائیں گے۔

مکرم امیر صاحب نے اس مسجد کے سلسلہ میں ہونے والی مخالفت اور اس کے جواب میں شہر کی انتظامیہ نیز سماجی اور سیاسی حلقوں کی طرف ملنے والے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے شہر کے سابقہ میئر، موجودہ میئر اور دیگر سیاسی وسماجی لیڈروں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ بلا مبالغہ سینکڑوں اخبارات ورسائل اور بہت سے ریڈیو اور ٹی وی چینلز نے مسجد کے بارہ میں خبریں شائع اور نشر کی ہیں، جس کے نتیجہ میں مخالفین کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات کے مناسب جواب دینے کا ہمیں موقع میسر رہا۔

مکرم امیر صاحب نے برلن کی جماعت اور خصوصاً مربی صاحب برلن اور نوجوان طبقہ کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے اس سلسلہ میں بہت فعال کردار ادا کیا ہے۔ شہر کے حکام اور سیاسی شخصیات سے روابط پیدا کرنے کے علاوہ یہ لوگ جماعت کی تاریخ اور قیام امن اور انسانی اقدار کی حفاظت کے حوالہ سے جماعت کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہے۔ نیز انہوں نے اپنے مخالفین سے مل کر ان کی غلط فہمیاں دور کرنے کی بھی کوشش کی۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ چونکہ شہر کی انتظامیہ کے نمائندگان بھی یہاں موجود ہیں اس لئے اس موقع پر میں برلن کے باشندوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری یہ مسجد علاقہ میں امن، پیار ومحبت اور باہمی ہم آہنگی کیلئے بہترین کردار ادا کرے گی اور کسی بھی قسم کی تکلیف اور دل آزاری کا موجب نہیں ہوگی۔

تقریر کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ساتھ جلد از جلد مسجد کی تعمیر کے مراحل مکمل ہونے، مخالفین کے دلوں کے بدلے جانے، مسجد میں داخل ہونے والوں کو روحانی تسکین اور ذہنی روشنی عطا ہونے، جرمن لوگوں کی ہدایت اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر کاربند ہونے اور ملک وقوم کی بھلائی کیلئے حضور انور کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی۔

معززین شہر کی تقاریر

شہر کے میئر نے اپنی تقریر میں کہا کہ حضور جب سے اس مسجد کے کام کا آغاز ہوا ہے، لوگوں میں ایک جوش پیدا ہو گیا ہے اور لوگوں کو احمدیت کی طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ میڈیا نے اپنے پروگراموں میں جہاں اس بات کو دکھایا ہے کہ مذہب کی بناء پر کس طرح نفرتیں جنم لیتی ہیں وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک پرامن اور امن پسند جماعت ہے۔ دنیا کو اصل خطرہ بنیاد پرست ملاؤں سے ہے۔ ہم انتظامیہ والوں کو بہرحال منصفانہ طریق اختیار کرنا پڑتا ہے۔ جماعت کے مخالفین کو جماعت پر بڑا اعتراض یہ ہے کہ جماعت مرد وعورت کے درمیان فرق کرتی اور انہیں مساویانہ حقوق نہیں دیتی نیز جماعت نے برلن کے تھیٹر میں چلنے والے ڈرامہ کی برملا مذمت کیوں کی ہے؟

میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ باہم گفتگو سے مسائل کو حل کیا جائے، اس مسجد کے بارہ میں بھی اسی طریق کو اپنایا گیا تھا لیکن اس میں کامیابی نہ ہوسکی لیکن مجھے امید ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد لوگوں کو جماعت کے بارہ میں حقائق کا علم ہو جائے گا۔

ممبر پارلیمنٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں سب سے پہلے حضور کو اس جگہ خوش آمدید کہتا ہوں کہ ان کے بابرکت قدم یہاں پڑے، اسی طرح میں یہاں آنے والے تمام احباب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جب اس مسجد کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے تو میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ بنا رہی ہے۔ میں جماعت کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں کہ یہ بہت اچھی اور امن پسند جماعت ہے اور جبر کرنے کے حق میں نہیں بلکہ معاملات کو باہم گفتگو سے حل کرنے کی عادی ہے۔ جب مجھے علم ہوا کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ بنا رہی ہے تو اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ اس قدر پرامن جماعت کی مسجد کے خلاف مظاہرہ ہو رہا ہے۔

جماعت سے تعارف کے سلسلہ میں ایم پی صاحب نے مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن کے ان سے رابطہ کرنے اور اس کے بعد پھر جماعت سے مستقل رابطہ رہنے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ میں مختلف پروگراموں میں شمولیت کیلئے جماعتی مرکز میں آتا رہا ہوں۔ میں نے اور میرے دوستوں نے ہر مرحلہ پر جماعت کی بھرپور حمایت کی ہے۔ جماعت کے نوجوانوں کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ پڑھے لکھے لوگ ہیں، غیر ملکی زبان نہایت عمدگی سے بول سکتے ہیں اور ملک کے تعمیری کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

ایم پی صاحب نے جماعت جرمنی کا بھی شکریہ ادا کیا کہ اس نے انہیں اس تقریب میں مدعو کیا ہے نیز کہا کہ میں ہر جگہ آپ کے ساتھ ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کے تمام کام باحسن مکمل ہوں۔

حضور انور کا ولولہ انگیز، روح پرور خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا، تشہد وتعوذ کے بعد حضور نے فرمایا: سب سے پہلے تو میں میئر اور ایم پی صاحب اور جو معزز مہمان آئے ہوئے ہیں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس سنگ بنیاد کے فنکشن میں تشریف لائے اور وقت خرچ کیا۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ لوگ انسانیت سے محبت کرنے والے، مذہب سے بالا ہو کر انسان کا جو انسان سے رشتہ ہے، اس پر یقین رکھنے والے ہیں۔ ہماری جو مساجد بنائی جاتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کیلئے اور ان عبادت کرنے والوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے ساتھ بندوں کی محبت پیدا کرنے کیلئے بنائی جاتی ہیں۔ یہ پیغام ہے جو ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے، ہر احمدی اس پیغام کو لے کر ہمیشہ چلتا ہے اور دنیا تک پہنچاتا ہے۔ جب تک یہ پیغام آپ لوگ یاد رکھیں گے اور اس علاقہ میں، اس علاقہ کے لوگوں میں، اپنے دوستوں میں، اس جرمن قوم میں جو عموماً بڑے کھلے دل سے ہر قسم کے خیالات کو سننے والی اور برداشت کرنے والی ہے، ان تک پہنچائیں گے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہر ایک کو بتاتے رہیں کہ مسجد کا مقصد کیا ہے؟ میں نے کچھ خطبہ میں بھی بیان کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ میری عبادت کرنے والے ہمیشہ انصاف پر قائم رہیں۔ ان لوگوں سے بھی انصاف کرنے کا حکم تھا جنہوں نے آنحضرت ﷺ اور صحابہ پر ظلم کئے اور پھر یہاں تک ظلم کی انتہا کر دی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ لیکن جب موقع آیا، مکہ فتح ہوا تو ان ظلموں کا جواب پیار اور محبت سے دیا گیا۔ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تمہیں جو عبادت سے روکنے والے تھے، مکہ میں جانے سے روکنے والے تھے ان سے بھی تم نے انصاف کا سلوک کرنا ہے۔ تمہاری دشمنی ان کو عبادتوں سے نہ روکے، تمہارے پرانے ظلم اس فتح کے بعد تمہیں کہیں ظلم کرنے پر مجبور نہ کر دیں، کسی قسم کی زیادتی کرنے پر مجبور نہ کر دیں۔ اس لئے یاد رکھو کہ تمہارا کام ایک سچے اور پکے مسلمان کا کام، جس کو آنحضرت ﷺ پر پورا ایمان ہے، جس کو اسلام پر پورا یقین ہے، اللہ تعالیٰ کی باتوں پر کامل ایمان ہے، اس نے ظلم کا تو سوال ہی نہیں برائی کا جواب بھی نیکی سے دینا ہے اور تقویٰ میں بڑھنا ہے۔ اسی لئے آپ دیکھ لیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت ﷺ نے ایک ایسے دشمن کو معاف کر دیا جو ایک دنیا دار کی نظر میں کبھی قابل معافی ہو ہی نہیں سکتا تھا اور نہ صرف معاف کر دیا بلکہ جب اس نے یہ کہا کہ اگر آپ مجھے اس شرط پر معاف کر رہے ہیں کہ میں آپ کے دین میں داخل ہو جاؤں گا تو یہ غلط فہمی دل سے نکال دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تمہیں بالکل اس لئے معاف نہیں کر رہا، تم اپنے دین پر قائم رہ کے بھی یہاں رہ سکتے ہو، لیکن قانون کی پابندی کرنی ہوگی۔ تو اس چیز نے اس کے دل میں آنحضرت ﷺ اور اسلام کی ایسی محبت ڈالی کہ اس بات پر ایمان لے آیا۔ اس لئے یہ پیغام ہم نے یہاں بھی ہر ایک کو پہچانا ہے کہ اگر ایک گروپ ہے جو باہر ہمارے خلاف نعرے لگا رہا ہے یا یہ خیال ہے کہ ہم مسجد بنانے کیلئے اپنے آپ کو بڑا نرم دل اور پیار اور محبت کرنے والا اور امن پسند ظاہر کر رہے ہیں اور اس کے بعد پھر ہم اپنے گل کھلائیں گے تو یہ غلط فہمی دور ہو جائے۔ مسجد بننے کے بعد ہمارے سے اور زیادہ پیار اور محبت کے چشمے پھوٹیں گے۔ یہ چیز ان لوگوں کے دلوں میں ڈال دیں کہ جماعت احمدیہ سے بالکل بےفکر رہیں۔ اللہ کے فضل سے پہلے بھی جو جاننے والے ہیں ان کو پتا ہے، اسی لئے تو وہ یہاں آئے ہیں، احمدی کے اس پیار اور محبت کے جذبہ کو وہ جانتے ہیں۔ لیکن جو نہیں جاننے والے، جو نعرے لگانے والے ہیں ان تک بھی جب یہ پیغام پہنچے گا اور جب وہ اسلام کی اور احمدیت کی صحیح تعلیم سمجھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ان حرکتوں پر خود شرمندہ ہوں گے۔ امیر صاحب نے تو کہا تھا کہ مجھے امید ہے کہ یہ لوگ سمجھ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن مجھے امید ہی نہیں، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سمجھ جائیں گے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے نمونے قائم کریں۔ جیسا کہ ایم پی نے بھی ابھی کہا اسلام یہ کہتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے، اس کی بھی بعض لوگوں نے یہاں غلط تشریح کی کہ یہ صرف دکھانے کیلئے تھا، اس کے بعد جب طاقت آگئی تو (سختی کی گئی۔ لیکن) جیسا کہ میں مثال دے چکا ہوں جب طاقت آگئی تب بھی جبر کا اظہار نہیں کیا گیا۔ جب مکہ فتح ہو گیا، جب عرب فتح ہو گیا تب بھی جبر کا اظہار نہیں کیا گیا بلکہ یہی کہا اور قرآن کریم نے بھی یہی حکم دیا کہ جو تمہارے پاس آئے اس کو اسلام کا پیغام پہنچاؤ، اس کو سناؤ، مان جائے تو ٹھیک ہے الحمدللہ، نہیں تو امن سے اس کو اس کے گھر پہنچا دو، اس کو چھیڑنا نہیں، اس پر زبردستی نہیں کرنی، اس پر سختی نہیں کرنی۔ تو یہ پیغام ہے اسلام کا، قرآن کا اور ہمیشہ اسی پیغام کو ہم نے ہر ایک تک پہنچایا ہے۔ ہم تو اس مسیح کو بھی مانتے ہیں جس کو یہاں یورپ کی اکثریت ماننے والی ہے، جس نے اپنے ماننے والوں کیلئے امن کا پیغام پہنچایا اور اس سے بڑھ کر ہم اس مسیح محمدی کو بھی ماننے والے ہیں جس نے اس محبت اور پیار کے پیغام کو مزید کھول کر، مزید نکھار کر ہمیں دنیا میں پہنچانے کیلئے تیار کیا۔ تو ایسے لوگوں سے جو صرف اور صرف محبت اور پیار کرنا جانتے ہوں، یہ امید نہیں رکھنی چاہئے کہ کبھی ان سے نفرتوں کے سوتے بھی پھوٹیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم نفرتیں کرنے والوں سے بھی محبت کرتے ہیں، سختیاں کرنے والوں کو نرمی سے جواب دیتے ہیں اور جماعت احمدیہ کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے، کبھی ہم نے بدلے نہیں لئے، کبھی ہم نے قانون ہاتھ میں نہیں لیا بلکہ قانون اگر خود ہماری مدد کرنے کیلئے تیار ہوا ہے کہ ان کی سختیوں اور نفرتوں کا جواب دو تو ہم نے کہا ٹھیک ہے قانون لے لے۔ کبھی ہم نے قانون کے آگے بھیک مانگنے کیلئے ہاتھ نہیں پھیلائے کہ ہمارے لئے نفرتوں کے بدلے لئے جائیں۔ پس ہم تو ہر صورت میں برداشت کرنے والے ہیں، کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور جیسا کہ میں نے کہا جب مسجد انشاء اللہ بن جائے گی تو اس علاقہ کے لوگ خود دیکھیں گے کہ کس طرح پیار اور محبت پھیلانے والے، کس طرح اللہ تعالیٰ کی مزید محبت میں فنا ہونے والے اس مسجد کے ذریعہ سے پیدا ہونگے۔ یہاں جرمن قوموں میں سے ہمارے امیر صاحب ہیں، مصطفی صاحب بیٹھے ہیں اور لوگ بیٹھے ہیں، ایک سوئٹزرلینڈ سے طارق صاحب ہیں، اور جرمن احمدی ہیں یہ سب جانتے ہیں اور یہ سب اس بات کے گواہ ہیں کہ کیا جماعت احمدیہ نے ان کے دل میں محبتوں کو پیدا کیا، جو محبت کی چنگاری تھی اس کو مزید بھڑکایا یا نفرتوں کو پیدا کیا؟ تو یہ صرف ہماری باتیں ہی نہیں، ہماری تو عملی چیزیں ہیں جو ان لوگوں پہ ظاہر ہونی چاہئیں۔ ہمیں کسی ملک کی زمین سے کوئی تعلق نہیں، ہمیں کسی ملک کی سیاست سے کوئی تعلق نہیں، ہمیں تو صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو پاک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس مخلوق کو پیدا کرنے والے اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے دلوں کی تلاش ہے۔ پس یہ ہمارا نعرہ ہے جو ہم لے کے اٹھے ہیں، یہ ہمارا کام ہے جو ہم لے کے اٹھے ہیں اور انشاء اللہ اس کو سرانجام دیتے چلے جانا ہے، چاہے جتنی مرضی مخالفت کی آندھیاں چلیں۔ اس مسجد کی مخالفت کرنے والے تو یہ چند لوگ ہیں، ان کو بھی جب پتا لگے گا (مجھے امید ہے ان میں کئی عقلمند ہونگے) تو ان کو انشاء اللہ سمجھ آجائے گی کہ جو ہم کر رہے تھے غلط تھا۔ لیکن ہمارا تو ایسے لوگوں سے بھی واسطہ پڑا ہے جو اتنے ڈھیٹ ہیں کہ آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود بھی بند رکھنا چاہتے ہیں، جو ظلم کر کے اس کا پیار سے جواب لے کر بھی اس سے بڑھ کر ظلم کرتے ہیں۔ تو یہ جو ہماری تاریخ ہے جب یہ تاریخ اس قوم کو بتائیں گے، ان لوگوں کو بتائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ سب مخالفتیں دھواں ہو جائیں گی۔

مجھے امید ہے جس طرح اس قوم نے، اس شہر کے لوگوں نے جو پہلے دو تھے آپس میں ایک ہو کر دیوار برلن گرا کر متحد ہو گئے۔ اسی طرح جن لوگوں کے دلوں میں کسی وجہ سے ابھی مخالفت کی دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں ہمارے رویہ سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی گر جائیں گی اور صرف یہ برلن شہر نہیں، جرمنی نہیں بلکہ پوری دنیا امن، محبت اور آشتی اور صلح کا گہوارہ بن جائے گی اور یہی ہمارا مقصد ہے جس کو لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں اور دنیا میں یہ کام پھیلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔''

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علاقہ کے میئر کو شیلڈ اور قرآن کریم کا تحفہ دیا جبکہ سابقہ میئر، ایم پی اور بعض دیگر معززین کو قرآن کریم کے تحائف دیئے۔

اس سارے پروگرام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود سے عزم واستقلال اور جرأت واطمینان کی پھوٹنے والی کرنیں آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھیں اور حضور انور کے چہرہ مبارک پر جو سکینت دمک رہی تھی وہ کچھ ایسی تھی کہ قرآن کریم نے تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا کے پر شوکت الفاظ سے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ اس وقت تو آپ گویا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی عملی تصویر بنے بیٹھے تھے:

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

دوسری طرف N.D.P پارٹی کے جو چند مظاہرین آئے ہوئے تھے انہیں پولیس نے ایک معین جگہ تک محدود کر رکھا تھا۔ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں کہ الٰہی جماعتوں کے مخالفین خواہ کسی بھی علاقہ یا قوم ہوں ایک جیسے ہی ہوتے ہیں، ان کا انداز اور طریقہ بھی ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ مخالفین بھی روایتی مولویوں کی طرح مسجد کی تعمیر کے خلاف تقریریں اور کچھ نعرے Tape کر کے لائے ہوئے تھے، جو انہوں نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ وہاں سنوائے اور اپنے غصہ کا اظہار کیا۔ ان لوگوں کی باتوں کا خلاصہ یہ تھا کہ اس علاقہ میں مسجد بننے سے ہمارا کلچر خطرہ میں پڑ جائے گا۔ یہ لوگ سؤر نہیں کھاتے، شراب نہیں پیتے اور اپنی لڑکیوں کو آزادی سے شادی بیاہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ یہاں مسجد بنا کر یہ لوگ ہمیں بھی انہی باتوں کی تلقین کریں گے اور ہماری نسل انہیں اپنا لے گی تو ہمارا کلچر متاثر ہوگا۔

ان لوگوں نے ہمارے پروگرام کے دوران جس طرح کچھ وقت کیلئے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ریکارڈ شور غوغا اور نعرہ بازی کی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پروگرام پر تو کوئی اثر نہ ڈال سکا البتہ اس نے قرون اولیٰ کے ان واقعات کی یاد تازہ کر دی جب ابتدائی زمانہ اسلام میں حق و صداقت کے متوالے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو کفار مکہ شور وغوغا کر کے قرآنی آواز کو دبانے کی ناکام کوشش کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم نے ان واقعات کو ان الفاظ میں محفوظ فرمایا ہے کہ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (حم سجدہ :27) یعنی جنہوں نے کفر کیا انہوں نے کہا کہ اس قرآن پر کان نہ دھرو اور اس کی تلاوت کے دوران شور کیا کرو تا کہ تم غالب آ جاؤ۔لیکن جس طرح چودہ سو سال قبل خدا تعالیٰ کے فضل سے حق غالب آیا اور باطل دم دبا کر بھاگ گیا بعینہ اسی طرح اب بھی دیکھتے ہی دیکھتے ان مظاہرین کی آوازیں دھواں ہو گئیں اور سنگ بنیاد رکھنے کا مرحلہ آنے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے دوران ہی تمام مظاہرین وہاں سے تتر بتر ہو گئے۔

اس موقع پر خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ایک عجیب نظارہ یہ بھی دکھایا کہ ان مظاہرین پر تو بارش خوب کھل کر برسی لیکن جب اس پروگرام میں شمولیت فرمانے کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے باہر تشریف لائے تو بارش نے چھوٹی چھوٹی بوندوں کی صورت اختیار کر لی اور سنگ بنیاد رکھنے کا مرحلہ آنے تک یہ بوندیں بھی تھم گئیں۔ صاف نظر آتا تھا کہ انسان اور انسان کی بنائی ہوئی سائنسی ایجادات سے لگائے جانے والے تمام موسمی اندازوں کو خدا تعالیٰ کی تقدیر نے الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کون ومکاں کے خالق نے اپنی کائنات کے ذرہ ذرہ کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ میرے اس محبوب کے مبارک قدم جس شہر اور جس قریہ میں پڑیں، وہاں کی سردی، گرمی، دھوپ، بارش، ہوا، بادل سب اسی کے پروگراموں کے تابع اور اسی کے مطیع وفرمانبردار ہو جایا کریں۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

12:05 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ نصب کرنے کیلئے مارکی سے باہر تشریف لائے، حضور انور نے اینٹ کو پکڑ کر الہامات "الیس اللہ بکاف عبدہ" اور "مولیٰ بس" کی مبشر عبارات پر مشتمل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت وجود سے ممسوح انگوٹھیوں کو کچھ دیر کیلئے اس اینٹ کے ساتھ مس کر کے دعائیں پڑھیں اور دعائیں پڑھتے ہوئے اس اینٹ کو مسجد کی بنیاد میں نصب فرمایا۔ اس موقع پر احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے تو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ نعروں کی بجائے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم کی دعا کا ورد کریں۔

بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا نے اینٹ نصب کی اور پھر علی الترتیب درج ذیل احباب کو اس تاریخی موقع پر اینٹیں رکھنے کی سعادت عطا ہوئی:

(1) مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ جرمنی (2) مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی (3) مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری (4) مکرم فاتح احمد صاحب ڈاہری نائب ایڈیشنل وکیل المال (5) ظہیر احمد خان مربی سلسلہ دفتر پی ایس لندن (6) مکرم محمد سلیم افضل صاحب نیشنل سیکرٹری جائداد جرمنی (7) مکرم عبدالرحمن مبشر صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی (8) مکرم حافظ مظفر عمران صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی (9) مکرمہ سعدیہ گڈٹ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی (10) مکرمہ شائلہ ناگی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے (جنہیں مشرقی جرمنی کے علاقہ سے سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا ہوئی) (11) مکرمہ نعیمہ شاہین خان صاحبہ نائب صدر اوّل لجنہ اماء اللہ جرمنی (12) مکرمہ اختر درانی صاحبہ نائب صدر دوم لجنہ اماء اللہ جرمنی (13) مکرمہ غزالہ تنویر صاحبہ معاون صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی (14) مکرمہ مبشرہ الیاس صاحبہ آرکیٹیکٹ انجنیئر (15) مکرمہ رخسانہ احمد صاحبہ نیشنل سیکرٹری تحریکات لجنہ اماء اللہ جرمنی (16) مکرمہ ناہیدہ حق صاحبہ نیشنل جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جرمنی (17) مکرمہ ریحانہ بشریٰ صاحبہ نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت لجنہ اماء اللہ جرمنی (18) مکرمہ امۃ المنان طاہر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی (19) مکرم فرزان خان صاحب کارکن سو مساجد (20) مکرم نعیم احمد شرما صاحب کارکن سو مساجد (21) مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب ریجنل امیر و ریجنل مبلغ (22) مکرم راشد احمد نواز صاحب ریجنل قائد (23) مکرم محمد احمد صاحب ریجنل ناظم علاقہ (24) مکرم آفاق احمد باجوہ صاحب صدر جماعت برلن (25) مکرم آصف صادق صاحب قائد مجلس برلن (26) مکرم مبارک احمد صاحب زعیم انصار اللہ برلن (27) مکرمہ درّشہوار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برلن (28) مکرم مصطفی باؤخ صاحب سیکرٹری جائداد برلن (29) عزیزم اعتزاز احمد صاحب وقف نو (30) عزیزہ عائشہ آفاق صاحبہ وقف نو

علاوہ ازیں علاقہ کے میئر صاحبان، ایم پی نیز بعض دیگر معززین شہر نے بھی اینٹیں رکھیں۔ آخر پر حضور انور نے پرسوز دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے اپنے S Compas سے مسجد کا قبلہ چیک کیا اور اس بارہ میں متعلقہ افراد کو ہدایات سے نوازتے ہوئے قبلہ کے صحیح سمت پر ہونے کی نوید سنائی۔

میڈیا میں کوریج

اس سارے پروگرام کو جرمنی کے سرکاری اور غیر سرکاری ٹی وی چینلز، ریڈیو اور اخبارات کے متعدد نمائندگان نے ریکارڈ کیا جن میں R.B.B، ZFD، TV Birlin، Rundfunk اور Neuesdeutsch Land ٹی وی چینلز جبکہ Bild-Zeitung اور Birliner Morgen نامی اخبارات کے نمائندگان شامل تھے۔

12:35 پر حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز سے فارغ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے نیز مارکی سے باہر تشریف لانے پر بچوں کو بھی چاکلیٹ سے نوازا۔

دوپہر کا کھانا ایک بجے پیش کیا گیا، جس میں تمام مہمانوں نے شرکت کی۔ احباب کے کھانے سے فارغ ہونے پر حضور انور نے ڈیڑھ بجے دوپہر اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے قافلہ جماعت جرمنی کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق ایک گائیڈڈ ٹور پر روانہ ہوا جو سٹی ٹور بس کے ذریعہ برلن شہر کی سیر پر مشتمل تھا۔ 2:05 سے 3:35 تک اس بس پر شہر کا راؤنڈ لگایا گیا۔

برلن شہر کی سیر

برلن جو کہ اس وقت جرمنی کا دارالحکومت ہے، قریباً 800 سال پرانا شہر ہے۔ تاریخ میں 1237ء کے قریب برلن ایک محلہ کے نام کے طور پر مذکور ہے جبکہ 1244ء میں برلن شہر کا باقاعدہ ذکر ملتا ہے۔ یہ شہر ہٹلر کے زمانہ میں نازی سلطنت کا دارالحکومت تھا، دوسری جنگ عظیم سے پہلے اس شہر کی آبادی چھ ملین کے قریب تھی جو جنگ کے بعد صرف ساڑھے تین ملین رہ گئی تھی۔ اس جنگ میں ہٹلر کی شکست فاش کے بعد جب جرمنی کو دو حصوں یعنی مشرقی اور مغربی جرمنی میں تقسیم کیا گیا تو برلن کے بھی دو حصے کر دیئے گئے اور مشرقی جرمنی کے ساتھ ساتھ مشرقی برلن کو بھی سویت یونین کے تسلط میں دیدیا گیا نیز برلن کے دونوں حصوں کے درمیان 41.3 کلومیٹر لمبی اور 3.6 میٹر اونچی ایک دیوار کھڑی کر دی گئی، جو دیوار برلن کے نام سے معروف ہے۔ اس طرح مغربی برلن جس کی عنان حکومت مغربی جرمنی کے حصہ میں آئی، چاروں اطراف سے مشرقی جرمنی یعنی کیمونسٹ حکومتی علاقوں سے گھر گیا۔

مغربی جرمنی نے برلن کو تو اپنا دارالحکومت نہ بنایا بلکہ مجبوراً برلن سے قریبا 598 کلومیٹر کی دوری پر بون شہر کو اپنا دارالحکومت بنا لیا، تاہم مغربی برلن میں اپنے دوسرے علاقوں سے بڑھ کر ترقیاتی کام کئے اور اس علاقہ کو نہایت خوبصورت اور اس کے لوگوں کو آسودہ حال بنا دیا۔ دوسری طرف روس کے باقی علاقوں کی طرح مشرقی جرمنی اور مشرقی برلن میں کیمونسٹ نظام حکومت رائج رہا۔ چونکہ مشرقی جرمنی کی اقتصادی حالت نہایت خستہ تھی اور اس کے لوگ قُوْتٌ لَا يَمُوْتُ کے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔ مشرقی جرمنی کی کیمونسٹ حکومت نے اپنے لوگوں کو مغربی برلن کی آسودہ حال زندگی سے دور رکھنے کیلئے نہ صرف دیوار برلن کے قریب آنے سے منع رکھا بلکہ اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرتا تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا۔ علاوہ ازیں مشرقی برلن کی کئی بلند عمارتوں کے مغربی برلن کی طرف کھلنے والے دروازے کھڑکیوں کو بھی بند کر دیا گیا۔

دنیا کی دوسری بڑی طاقت سویت یونین کے دانا اور زیرک حکمران گورباچوف نے 1989ء میں اصلاحات کے عنوان کے تحت کیمونسٹ نظام حکومت کی ناکامی کو تسلیم کرتے ہوئے مشرقی جرمنی کو مغربی جرمنی کے حوالہ کرنے کا اعلان کر کے دنیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا اور 10 ؍نومبر 1989ء کو بروز جمعہ جب دیوار برلن کے گرائے جانے کا فیصلہ ہوا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا کشف Friday the 10th ایک مرتبہ پھر پوری شان کے ساتھ پورا ہوا۔

اس فیصلہ کے مطابق دیوار برلن گرا دی گئی اور مشرقی ومغربی جرمنی کا الحاق عمل میں آیا۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے دل کھول کر اس مشرقی حصہ میں آباد لوگوں کی آسودہ حالی اور اس علاقہ کی حالت کو سدھارنے کیلئے کام شروع کئے۔ اس کیلئے مغربی جرمنی میں آباد ہر کمانے والے پر اپنی آمد کا 3.5 فیصد ٹیکس عائد کیا گیا جو ابھی تک جاری ہے۔ مشرقی حصہ میں آباد لوگوں کے کئی سال تک ٹیکس معاف کر دیئے، بڑی بڑی رقمیں اور ضروریات زندگی کے سامان مہیا کر کے ان کی حالت کو بدل دیا، پورے مشرقی حصہ میں نہایت عمدہ سڑکوں کا جال بچھا دیا اور یہ کام ابھی تک جاری ہیں۔ اس حصہ کی حالت اس قدر خراب تھی کہ اس قدر ترقیاتی کاموں کے باوجود مشرقی اور مغربی حصوں میں واضح فرق دکھائی دیتا ہے۔ مشرقی حصہ میں تنگ تنگ فلیٹوں پر مشتمل بڑی بڑی اور بلند رہائشی عمارتیں نیز معطل شدہ اجتماعی ہیٹنگ سسٹم کیلئے جگہ جگہ اونچی چمنیاں اس دور کی یاد تازہ کراتی ہیں۔ ایک ایسی ہی معطل شدہ چمنی ہماری مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں بھی موجود ہے۔

برلن شہر کے ایک طرف انیسویں صدی کی سلطنت Prussia (پروشیا) کی نشانی ایک بلند دروازہ کی صورت میں موجود ہے جس پر پانچ گھوڑوں والی بگی پر ملکہ براجمان ہے۔

میونسٹر میں آمد

سیر کے بعد حضور انور Sorat ہوٹل میں اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد میونسٹر شہر کی طرف روانگی کیلئے باہر تشریف لائے، حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور 4:25 بجے قافلہ یہاں سے روانہ ہوا۔

آٹوبان نمبر 111، 100، 115، 10، 9، 2 اور 1 پر سفر کرنے کے بعد قافلہ کی منزل میونسٹر نامی شہر ہے۔ جگہ جگہ وسیع علاقہ پر پھیلے ونڈ ملز کے فیلڈز میں رات کے وقت جلتی بجھتی روشنیاں برسات میں بہت سے جگنوؤں کے چمکنے کا نظارہ پیش کرتی ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ جگنو کے جسم سے نکلنے والی قدرتی روشنی سبز رنگ بکھیر رہی ہوتی ہے جبکہ ونڈ ملز پر لگائی جانے والی روشنیاں سرخ رنگی ہیں۔

پونے سات سے سوا سات بجے تک Zweidorfer Holz نامی سروس پر نصف گھنٹے کا قیام کرنے کے بعد قافلہ دوبارہ اپنی منزل کی طرف عازم سفر ہوا۔ راستہ میں Hannover (ہنوور) نامی شہر کے قریب سے قافلہ کا گزر ہوا۔ اس شہر میں I.T کے شعبہ میں یورپ بھر کی سب سے بڑی نمائش لگتی ہے۔ اس شہر میں ہماری دو جماعتیں قائم ہیں، جن کیلئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مسجد زیر تعمیر ہے۔ اس جگہ بھی جماعت کو مخالفت کا سامنا ہے۔

پانچ گھنٹے بیس منٹ میں 470 کلومیٹر کی مسافت طے کرنے کے بعد 9:45 بجے رات قافلہ آٹوبان سے شہر کی داخلی سڑک پر اترا اور خدا تعالیٰ کے فضل واحسان کی بدولت ٹھیک دس بجے میونسٹر کی مسجد بیت المومن میں قافلہ کی آمد ہوئی۔ حضور انور کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر ایک بچہ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں جبکہ ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور کی اس شہر میں مبارک آمد کی خوشی میں مردوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے جبکہ بچوں اور بچیوں نے اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر کے الہامی الفاظ اور یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَهْلًا وَّ سَهْلًا وَّ مَرْحَبًا جیسے اشعار سے اپنے آقا کا پرجوش استقبال کیا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 9 ؍فروری 2007)

......☆......☆......☆......

مؤرخہ 3 ؍جنوری 2007ء (بروز بدھ)

مقامی وقت کے مطابق سوا سات بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت المومن تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔

میونسٹر ویسٹ فالن صوبہ کا ایک تاریخی شہر ہے جس

کی آبادی 2,68,000 نفوس پر مشتمل ہے، اس شہر کی وجہ شہرت یہاں کی یونیورسٹی ہے جس میں اسلام کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

میونسٹر کی جماعت 1975ء میں قائم ہوئی۔ 1999ء میں مسجد کیلئے ایک ہزار مربع میٹر جگہ خرید کی گئی جس پر 30 اگست 2000ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے مسجد بیت المومن کا سنگ بنیاد رکھا اور تعمیر مکمل ہونے پر 3 مئی 2003ء مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس کا افتتاح کیا۔ مسجد کی 129 مربع میٹر کی عمارت میں مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے کیلئے دو ہال ہیں جن میں 260 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد کی بالائی منزل پر دفاتر اور لائبریری ہے جبکہ مربی ہاؤس مسجد سے ملحقہ عمارت میں ہے۔

میونسٹر میں فیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور مسجد بیت المومن کی بالائی منزل میں واقع اپنے دفتر میں تشریف لائے اور دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک حضور انور نے اس علاقہ کے 26 خاندانوں کے 117 افراد کو فیملی اور ایک شخص کو انفرادی ملاقات سے نوازا۔ جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس دورہ کا آج آخری روز ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 دسمبر سے اب تک جرمنی جماعت کے 431 خاندانوں کے 1846 افراد کو فیملی اور 57 افراد کو انفرادی ملاقات سے نوازا جس میں 26 گھنٹے 20 منٹ کا وقت صرف ہوا۔ علاوہ ازیں متعدد مقامات پر سینکڑوں احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کرنے کی سعادت پائی۔

12:35 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Isselburg (ازل برگ) کی طرف روانگی کیلئے باہر تشریف لائے تو علاقہ کے مرد و زن اور بچے اپنے آقا کو الوداع کرنے کیلئے قطاروں میں کھڑے تھے، حضور انور نے سب کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور اجتماعی دعا کے بعد قافلہ ازل برگ کیلئے روانہ ہوا۔

مسجد کے احاطہ سے نکلنے کے بعد حضور انور چند لمحوں کیلئے مسجد سے کچھ فاصلہ پر مکرم نصیر احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے، جہاں جماعت جرمنی نے گزشتہ رات حضور کے اہل بیت کے قیام کا انتظام کیا تھا۔ یہ وہی گھر ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت المومن کے سنگ بنیاد کے وقت قیام فرما کر اسے برکت بخشی تھی۔ میونسٹر سے آٹوبان نمبر 43، 2 اور 3 پر 134 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قافلہ کی اگلی منزل ازل برگ ہے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Bocholt (بوخولٹ) جماعت کی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔

بوخولٹ میں مسجد ناصر کا افتتاح

بوخولٹ شہر کی آبادی اس وقت 75000 نفوس پر مشتمل ہے۔ تاریخ میں بوخولٹ کا ذکر پہلے پہل 779ء میں ملتا ہے اور 1222ء میں اسے شہر کا درجہ ملا۔ ازل برگ جس میں بوخولٹ جماعت کی مسجد تعمیر ہوئی ہے، اس کی آبادی 11322 افراد پر مشتمل ہے اور اس شہر کا 1169ء کی تاریخ میں ذکر ملتا ہے جبکہ اسے باقاعدہ شہر کے حقوق 1441ء میں ملے۔

Bocholt (بوخولٹ) کی جماعت 1975ء میں قائم ہوئی جس میں بوخولٹ کے قریبی دو شہر Wesel (ویزل) اور Isselburg (ازل برگ) بھی شامل ہیں۔ بوخولٹ جماعت کی تجنید 75 افراد پر مشتمل ہے۔ سو مساجد کی تحریک کے تحت 23 جون 2004ء میں اس جماعت کیلئے Isselburg (ازل برگ) میں 2119 مربع میٹر جگہ خریدی گئی اور ستمبر 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے اس جگہ مسجد ناصر کا سنگ بنیاد رکھا۔

ازل برگ کی طرف آٹو بان نمبر 2 پر دریائے Ruhr (رؤر) کے نام کی مناسبت سے ایک علاقہ Ruhr Debit (رؤر ایریا) آتا ہے۔ اس علاقہ میں کوئلے کی بے شمار کانیں ہیں، جن سے نکلنے والا کوئلہ زیادہ تر ہیٹنگ سسٹم کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ جدید ہیٹنگ سسٹم کے بعد کوئلہ کی اکثر کانیں تو بند ہو چکی ہیں لیکن ان کی باقیات ابھی تک بطور علامت اس علاقہ میں موجود ہیں۔ اس علاقہ میں فٹبال کے کئی معروف کلب ہیں، جن کی وجہ سے اس علاقہ کو جرمنی میں بہت شہرت حاصل ہے۔

ٹھیک دو بجے قافلہ ازل برگ کی نو تعمیر شدہ مسجد ناصر کے احاطہ میں پہنچا۔ مسجد کے گیٹ اور احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور علاقہ کے مرد و خواتین اور بچے اپنے آقا کے استقبال کیلئے آنکھیں فرش راہ کئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر ایک بچے اور بچی نے حضور اور حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ بچے اور خواتین ترنم کے ساتھ مختلف عربی اور اردو اشعار پڑھ کر حضور انور کا استقبال کر رہے تھے جبکہ مردوں نے حضور کی آمد پر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی سے باقاعدہ اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد کے رسمی افتتاح کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جرمن احمدی دوست مکرم Mazen Uklan (مازن اکلان) صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی۔ مکرم مبشر احمد صاحب نے ان آیات کا اردو اور مکرم احسان حیدر صاحب نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنی استقبالیہ تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس تاریخی دورہ کے آخری مراحل میں داخل ہونے اور حضور انور کی جرمنی سے روانگی پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے فضلوں میں برلن کی مسجد خدیجہؓ کا حضور انور کے دست مبارک سے تاریخ ساز سنگ بنیاد بھی ہے۔ اس مسجد کے سنگ بنیاد کی کارروائی خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت اختتام پذیر ہوئی اور جب حضور انور نے دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کی بنیاد میں اینٹ نصب فرمائی تو مخالفین کے لغو نعرے دم توڑ چکے تھے اور مخالفین کی طرف موت کا سا سکوت تھا۔ سنگ بنیاد کی اس بابرکت تقریب کو میڈیا نے وسیع پیمانہ پر Coverage دی۔ جرمنی کے بڑے ٹی وی چینل ZDF نے بھی سنگ بنیاد کی تقریب خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اینٹ رکھنے والے حصہ کو بار بار نشر کیا، درجنوں اخبارات اور Online ذرائع ابلاغ نے تصاویر کے ساتھ اس پروگرام کی اشاعت کی۔

مکرم امیر صاحب نے ازل برگ کی مسجد ناصر کی تعمیری تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ اس مسجد کی تعمیر کا آغاز چند ماہ قبل ستمبر 2006ء میں ہوا تھا، وقت کم ہونے کی وجہ سے تعمیر پوری طرح مکمل نہیں ہو سکی لیکن ہماری خواہش تھی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس مسجد میں پہلی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرما دیں، ہم جلد ہی انشاء اللہ اس کی تعمیر مکمل کر لیں گے۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس مسجد سے ہالینڈ کا بارڈر نظر آتا ہے اور ہالینڈ کی Arnhem کی جماعت یہاں سے صرف چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، لہٰذا اس جماعت کے افراد بھی جمعہ اور عید کے مواقع پر اس مسجد سے استفادہ کر سکیں گے۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ہماری معمولی کوششوں کو قبول فرمائے اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ حضور انور کی خدمت میں ان تمام کارکنان کیلئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے حضور انور کے اس دورہ سے زیادہ سے زیادہ برکات کے حصول کیلئے ہماری مدد کی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور اور قافلہ کے دیگر ممبران کو اپنی حفظ و امان میں اپنی منزل مقصود تک پہنچائے۔ آمین۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر نہایت جامع اور پر معارف خطاب فرمایا، حضور انور نے تشہد اور تعوذ کی تلاوت کے بعد فرمایا الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ گو کہ مسجد کی تعمیر کا کچھ کام ابھی رہتا ہے لیکن امید ہے کہ آپ لوگ جلد اسے ختم کر لیں گے اور آج کے افتتاح کے بعد سست نہیں ہو جائیں گے بلکہ فوری طور پر اس باقی کام کو مکمل کر لیں گے۔

اس پروگرام کے شروع میں قرآن کریم کی جن آیات کی تلاوت کی گئی ہے، مسجد کا سنگ بنیاد رکھتے وقت بھی انہیں آیات کی تلاوت کی گئی تھی۔ ان آیات میں قرآن کریم نے ہمیں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی وہ دعائیں بتائیں ہیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کی بنیاد رکھتے وقت کی تھیں۔ ان آیات کی تلاوت کا مقصد یہی ہے کہ جس جذبہ اور روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کی بنیاد رکھی گئی تھی ہم نے بھی اسی جذبہ اور اسی روح کے ساتھ اس مسجد کو تعمیر کیا ہے۔ پس مسجد بنانے کے بعد بھی ان دعاؤں کو یاد رکھیں۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی ان دعاؤں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کیلئے بھی دعا شامل تھی۔ چنانچہ آپ کی بعثت ہوئی اور قرآن کریم اور تاریخ گواہ ہے کہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ نے خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کیلئے قربانیاں دیں۔

ان قربانیوں کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں ہی اسلام کا غلبہ دیکھا اور پھر آخری زمانہ میں امت کی ہدایت کیلئے آپ نے ایک امتی نبی کی بعثت کی بشارت دی۔ آج ہم بھی اپنے آقا کے اسوہ کی پیروی میں قربانیاں پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں اور اسلام کے غلبہ کے دنوں کو نزدیک سے نزدیک تر آتا دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ ایک دن ساری دنیا پر اسلام کے غلبہ کو دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس مسیح کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ صرف ماننے سے کام پورا نہیں ہوتا بلکہ اس مسیح کا کام بھی توحید کا قیام ہے اور اسی توحید کے قیام کیلئے مساجد کی تعمیر کی جاتی ہے۔ پس ہر ایک احمدی کو ہمیشہ یہ مقصد اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے یہاں آنا اور نمازیں ادا کرنی چاہئیں، پانچوں وقت مسجد کھلنی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ نمازی آنے چاہئیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو تبھی آپ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہونگے، جس پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے ورنہ آپ کا بیعت کا دعویٰ کھوکھلا دعویٰ ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے ان گھروں کی آبادی ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے۔

یہاں صرف ایک مسجد نہیں اور بھی مساجد بنی چاہئیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اس علاقہ میں دنیا کے مختلف ممالک کے نمائندے اکٹھے ہوتے ہیں، ان نمائندوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائیں۔

دعائیں کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہو کر، اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اس مقصد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ بھائی چارہ، صلح اور امن کا پیغام اس علاقہ اور ساری دنیا میں پھیلانے والے ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے مسجد کے مستورات والے حصہ میں تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ مقامی لجنہ کی تعداد کتنی ہے نیز یہ کہ کیا یہ جگہ لجنہ کیلئے کافی ہے؟

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’ہر عہد شکن کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور سب سے بڑی عہد شکنی اور غدّاری امام کے ساتھ غدّاری ہے‘‘

(جامع ترمذی، کتاب الفتن)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کیلئے جو کچھ تیار کیا ہے وہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان سے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا‘‘

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر سورۃ السجدہ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

پروگرام کے اختتام پر حضور انور نے مسجد کے صحن میں اپنے دست مبارک سے دو پودے لگائے، نیز بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس پروگرام میں شرکت کرنے والے تمام احباب کیلئے مسجد کے صحن میں مارکیاں لگا کر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد لوگ اپنے آقا کو الوداع کرنے کیلئے قطاروں میں کھڑے ہو گئے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

مسجد ناصر کے افتتاح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ کی تیسری اور سو مساجد سکیم کے تحت بنائی جانے والی 31 ویں مسجد خدا تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کیلئے مکمل ہوگئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

ہالینڈ کے لئے روانگی

ہالینڈ سے مکرم امیر صاحب ہالینڈ، مکرم مشنری انچارج صاحب ہالینڈ، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ ہالینڈ، مربی سلسلہ صاحب Nunspeet (نن سپٹ)، نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب ہالینڈ اور خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ٹیم کے اراکین قافلہ کے استقبال کیلئے پہلے ہی ازل برگ پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب جرمنی اور ان کی ٹیم نے یہاں سے قافلہ کو الوداع کیا اور 3:30 بجے اجتماعی دعا کے ساتھ قافلہ مکرم امیر صاحب ہالینڈ اور ان کی ٹیم کے ہمراہ ہالینڈ کیلئے روانہ ہوا۔

آٹوبان نمبر 3 پر سفر کرتے ہوئے 4:07 بجے قافلہ جرمنی اور ہالینڈ کا بارڈر پار کر کے ہالینڈ کے Beek نامی شہر میں داخل ہوا اور ہالینڈ کی موٹر وے A-12 پر عازم سفر ہوا۔

ضمناً یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ ان ممالک کے درمیان بارڈرز پر کوئی گیٹ یا دیوار وغیرہ نہیں ہوتی بلکہ سڑک کے کنارے دیگر ٹریفک شیلڈز کی طرح ایک شیلڈ نصب ہوتی ہے جس پر اس ملک کا نام لکھا ہوتا ہے اور اگر سفر کرنے والا ان ٹریفک شیلڈز پر زیادہ دھیان نہ دے رہا ہو تو اسے پتا ہی نہیں چلتا کہ کب ایک ملک ختم ہوا اور دوسرا شروع ہو گیا ہے۔

A-12 پر پچاس کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قافلہ ایک دوسری موٹر وے A-50 پر چڑھا، جس پر چالیس کلومیٹر کا مزید سفر کرنے کے بعد 4:45 پر قافلہ Nunspeet (نن سپٹ) کی داخلی سڑک N-309 پر روانہ ہوا اور ٹھیک پانچ بجے نن سپٹ کے مشن ہاؤس پہنچا تو مقامی مرد و خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کیلئے یہاں موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو دو بچوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے، حضور انور نے سب حاضرین کو سلام کہا اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

سات بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کیلئے مسجد بیت النور نن سپٹ تشریف لائے اور دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مقامی احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ مسجد سے روانہ ہو کر حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے، جہاں Renovation کا کام ہو رہا تھا۔ حضور انور نے اس دفتر اور مسجد کے ہال کی مرمت کے بارہ میں متعلقہ احباب سے تفصیلی گفتگو فرمائی اور ہر دو امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

......☆......☆......☆......

مؤرخہ 4/جنوری 2007ء (بروز جمعرات)

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جرمنی میں تین مساجد کا افتتاح فرمانے اور تین مساجد کا سنگ بنیاد رکھنے، قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر دنیا بھر کے احمدی احباب سے جرمنی سے براہ راست اختتامی خطاب فرمانے، عید الاضحیہ اور دو جمعوں کے خطبات ارشاد فرمانے، جرمنی کے دور و نزدیک شہروں سے آنے والے ہزاروں افراد کو ملاقات و مصافحہ کا شرف عطا کرنے، تینوں ذیلی تنظیموں اور امیر صاحب کے ساتھ گھنٹوں بھر کی طویل میٹنگز کرنے، بیسیوں خوش نصیب بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سن کر ان کی آمین کروانے اور کئی بچوں اور بچیوں کے نکاح میں اپنی مستجاب دعاؤں کے ساتھ شمولیت اور بعض مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھا کر ان کے پسماندگان کی دلی تسکین کے سامان مہیا فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ روز نن سپٹ ہالینڈ کے مشن ہاؤس بیت النور تشریف لا چکے ہیں۔

ہالینڈ جس کا سرکاری نام Netherland (ندرلینڈ) ہے یورپ کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ علاقہ رومن دور میں جرمن قبائل کے ذریعہ دریافت ہوا۔ سولہویں صدی میں اس ملک کے باشندوں کو آزادی کی طرف توجہ پیدا ہوئی، جس کے نتیجہ میں تیس سالہ طویل جنگ کے بعد 1648ء میں یہ ملک سپین کی سامراجی طاقتوں سے آزاد ہو گیا۔ آزادی کے بعد سترھویں صدی میں یہ ملک مشرق و مغرب میں ہر طرف خوب پھیلا اور اس نے کاروباری طاقت حاصل کی۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں یہ ملک مختلف وقتوں میں فرانس اور جرمنی کے زیر تسلط رہا۔ دوسری جنگ عظیم میں جرمنی کی ناکامی کے بعد اسے جرمنی سے آزادی ملی۔

اس وقت یہ ملک تیرہ صوبوں پر مشتمل ہے، اس کا کل رقبہ 41344 مربع کلومیٹر ہے جس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ یہاں کے لوگ کئی سالوں سے سمندر میں بند باندھ کر اسے کچھ نہ کچھ پیچھے دھکیل کر زمین حاصل کرنے کا عمل کامیابی سے جاری رکھے ہوئے ہیں اور یہ خاصیت اس ملک کے باشندوں کی محنت اور بلند ہمتی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سمندر کے پانیوں کو خشک کر کے اس کی زمین کو آباد کرنے کے کام کا آغاز تیرھویں صدی میں ہوا، جس کے نتیجہ میں سمندر کے ایک بہت بڑے حصہ پر یہ ملک قابض ہو چکا، کچھ حصہ کو تو خشک کر کے آباد کیا جا چکا ہے جبکہ ایک حصہ میں ابھی سمندر کا پانی ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا ہے، اس مقبوضہ پانی اور سمندر کے اصل پانیوں کے درمیان کئی کلومیٹر لمبا مضبوط بند باندھ دیا گیا ہے، اس بند کے ایک طرف مقبوضہ پانی ہے جو نہایت میٹھا ہے جبکہ بند کی دوسری جانب سمندر کا اصل پانی ہے جو شدید کڑوا ہوتا ہے۔ میٹھے اور کڑوے پانیوں کے اس سنگم پر ایک لحاظ سے یہ قرآنی الفاظ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَ جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (سورۃ الفرقان: 54) صادق آتے ہیں، جن کا مطلب ہے کہ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا اور کڑوا ہے اور اس نے ان کے درمیان ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے۔

اس ملک کی آبادی ایک کروڑ چونسٹھ لاکھ دس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ اس ملک کا سب سے بڑا شہر ایمسٹرڈیم ہے اور یہی اس کا دستوری دارالحکومت ہے جبکہ ہیگ اس کا انتظامی دارالحکومت ہے۔ عالمی عدالت انصاف بھی ہیگ میں ہی ہے۔

ہالینڈ کے جنوب میں بلجیم اور مشرق میں جرمنی ہے جبکہ شمال اور مغرب میں سمندر واقع ہے۔ ملک کا زیادہ حصہ سطح سمندر سے نیچے ہے۔

ہالینڈ کے خوبصورت ملک میں جماعت احمدیہ کی سب سے پہلی مسجد 1955ء میں ہیگ شہر میں مسجد مبارک کے نام سے تعمیر ہوئی، جو لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں کی مرہون منت ہے، دو سال قبل اس مسجد میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا اور اس کا مینار بھی تعمیر کیا گیا۔ 2005ء میں اس مسجد کی پچاس سالہ سالگرہ کے موقع پر ہالینڈ کی ملکہ Betrix نے تقریب میں شرکت کی اور میڈیا میں اس کی خوب تشہیر ہوئی۔

ہالینڈ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مختلف شہروں میں تیرہ جماعتیں قائم ہیں اور احمدیوں کی تعداد 800 کے لگ بھگ ہے۔ بیت النور کا مشن ہاؤس Nunspeet (نن سپٹ) میں واقع ہے، جو صوبہ Gelderland (گلڈرلینڈ) کا ایک شہر ہے اور اس کی آبادی 35000 افراد پر مشتمل ہے۔

بیت النور کا مشن ہاؤس 1985ء میں صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت خریدا گیا۔ قریباً دو ایکٹر زمین میں چار عمارتیں موجود ہیں۔ جماعت کی ملکیت میں آنے سے قبل اس جگہ بچوں کے سکول کا ہوسٹل قائم تھا۔ ہوسٹل کے ڈائریکٹر کی رہائش گاہ کو معمولی تبدیلیوں کے ساتھ حضور کی رہائش گاہ میں بدل دیا گیا، دو عمارتوں میں دفاتر، مہمان خانہ اور خواتین کیلئے نماز ہال وغیرہ بنا لئے گئے اور ایک بڑی عمارت کے نچلے حصہ کو مسجد کے ہال اور بالائی منزلوں کو مربی ہاؤس اور مہمان خانہ میں تبدیل کر لیا گیا۔ مشن ہاؤس کے احاطہ کے دو اطراف میں سڑکیں موجود ہیں۔ ریلوے اسٹیشن اور شہر کا مرکزی بازار پیدل مسافت پر واقع ہے۔

مشن ہاؤس چاروں اطراف سے تناور درختوں کے نہایت خوبصورت جنگل سے گھرا ہوا ہے، جس کے بیچوں بیچ جاگنگ اور سائیکلنگ کیلئے پختہ ٹریک بنے ہوئے ہیں، جنگل کے ایک طرف نہایت خوبصورت جھیل موجود ہے۔ اس جھیل کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بارہا اس کے کنارے پر جماعت ہالینڈ اور اپنے قافلہ کے ممبران کے ساتھ پکنکیں منائیں، اسی طرح بچوں کی ایک کلاس کا انعقاد بھی اس پر فرمایا۔

ہالینڈ کے مقامی وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور کے ہال کے بارہ میں انجینئر صاحب اور آرکیٹیکٹ صاحب کو مسجد ہال کو بڑا کرنے کے بارے میں تفصیلی ہدایات سے نوازا اور انہیں ان ہدایات کی روشنی میں نقشہ بنانے کا ارشاد فرمایا۔

دوپہر 12:05 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کے لباس میں باہر تشریف لائے، حضور نے کوٹ زیب تن فرما رکھا تھا اور چترالی ٹوپی پہن رکھی تھی نیز حضور انور کے دست مبارک میں ایک خوبصوت چھڑی تھی۔ سیر کیلئے حضور انور بیت النور مشن ہاؤس سے ملحقہ جنگل میں داخل ہوئے اور پختہ ٹریک پر چلتے ہوئے مذکورہ جھیل پر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر یہاں قیام فرمانے کے بعد حضور نے دوبارہ سیر شروع فرمائی اور جنگل کا چکر مکمل کر کے قریباً ساڑھے سات کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے سوا ایک بجے واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔ سیر کے دوران حضور

کلامُ الامام

”جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

”اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 422)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/فروری 2018)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/فروری 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم نعیم احمد صاحب خرم مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ نن سپیٹ اور ایک مقامی احمدی مکرم فہیم احمد صاحب سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

سیر سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مربی ہاؤس تشریف لے گئے ،گھر کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور رہائش کی بابت مکرم مربی صاحب سے بعض امور دریافت فرمائے۔ یہاں سے حضور انور لجنہ اماء اللہ کے دفتر تشریف لے گئے اور ان سے کچھ دیر گفتگو فرمائی۔

امیر صاحب اور مبلغین ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ

شام ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب ہالینڈ، مکرم مبلغ انچارج صاحب ہالینڈ اور مکرم مربی صاحب نن سپیٹ کے ساتھ میٹنگ فرمائی۔ یہ میٹنگ پونے سات بجے تک جاری رہی، جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تربیتی اور تبلیغی مساعی نیز اشاعت و تقسیم لٹریچر کا تفصیلی جائزہ لیا اور ان عہدیداران کو اس بارہ میں تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ رات سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مؤرخہ 5/جنوری 2007ء (بروز جمعۃ المبارک)

صبح ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں نماز فجر پڑھائی اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ

نماز جمعہ کیلئے حضور انور 2:05 پر مسجد بیت النور تشریف لائے، حضور کے ارشاد پر مکرم عبدالباسط صاحب جٹ صدر جماعت نن سپیٹ نے اذان کہی۔ 2:10 پر حضور انور نے نہایت پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کی آڈیو ایم ٹی اے کے بابرکت نظام کے تحت دنیا بھر میں براہ راست سنی گئی، بعد ازاں اسی روز رات کو اس خطبہ کو تصویر اور آواز کے ساتھ بھی ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد سے باہر تشریف لا کر بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے، پھر حضور لجنہ کے ہال کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ سوا تین بجے حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

روحانی دنیا میں آقا اور غلام کا تعلق ایک عجیب رنگ رکھتا ہے اور اس تعلق میں ایسی کشش ہوتی ہے کہ دور دور سے پروانے شمع کے گرد جمع ہونے کیلئے کھنچے چلے آتے ہیں۔ یہی نظارہ یہاں ہالینڈ میں بھی دکھائی دیا جب ہمسایہ ممالک جرمنی اور بیلجیئم سے سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے کئی خدام اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے حاضر ہوگئے۔

4:25 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کیلئے تشریف لائے اور ملحقہ جنگل میں سیر فرماتے ہوئے جھیل پر تشریف لے گئے۔ جھیل پر حضور انور نے بعض خدام سے ورزش کروائی اور انہیں اس بارہ میں مختلف نصائح سے نوازا۔ جھیل سے روانہ ہو کر حضور انور موٹروے A-28 کے ساتھ ساتھ سیر فرماتے ہوئے 5:35 پر واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔ رات سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مؤرخہ 6/جنوری 2007ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر ساڑھے سات بجے بیت النور میں پڑھائی اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

12:35 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کیلئے تشریف لائے اور مشن ہاؤس سے ملحقہ جنگل میں تشریف لے گئے، جنگل میں موجود جھیل پر کچھ دیر قیام فرمایا اور پھر واپسی پر جنگل میں موجود گھوڑوں کے ایک اصطبل میں تشریف لے گئے۔ وہاں موجود بچوں سے حضور انور نے گھوڑوں کے نام وغیرہ دریافت فرمائے اور گھوڑوں پر اپنا دست شفقت پھیرا۔ اصطبل کے ایک حصہ میں بچے گھڑ سواری کی ٹریننگ لے رہے تھے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ بھی خدام کو گھڑ سواری کی ٹریننگ دلوانے کی طرف توجہ دیں۔ نیز حضور انور نے مکرم صدر صاحب کو گھوڑوں کی خرید اور ان کی پرورش کے سلسلہ میں معلومات لینے کی بھی ہدایت فرمائی۔

مکرم امیر صاحب ہالینڈ، مکرم نائب امیر صاحب، مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ، مکرم مربی صاحب نن سپیٹ اور مکرم فہیم احمد صاحب کے ساتھ مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے ہوئے 1:35 بجے حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر سے واپس تشریف لائے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ہالینڈ کی مختلف جماعتوں کے تین خوش نصیب بچوں اور چھ خوش نصیب بچیوں کی تقریب آمین میں شمولیت فرمائی اور ہر بچہ اور بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام فرمایا۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ہالینڈ کے چھ خاندانوں جن میں سے چار ڈچ تھے کے اٹھارہ افراد کو فیملی اور دو افراد کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ سوا سات بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مؤرخہ 7/جنوری 2007ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت النور میں صبح ساڑھے سات بجے پڑھائی اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

انگلستان کے لئے روانگی

آج انشاء اللہ بلجیم اور فرانس میں سے گزرتے ہوئے ہالینڈ سے انگلستان کی طرف واپسی ہے۔ ہالینڈ کے افراد کی کثیر تعداد جن میں مرد وخواتین اور بچے شامل ہیں حضور انور کے دیدار اور آپ کو الوداع کہنے کیلئے مشن ہاؤس میں موجود ہیں۔ ان کے چہروں پر خوشی اور اداسی کے ملے جلے جذبات عیاں ہیں، خوشی اس لئے کہ انہیں چند روز اپنے آقا کا قریب سے دیدار کرنے اور آپ کی قربت سے لطف اندوز ہونے کی سعادت عطا ہوئی اور اداسی اس لئے ہے کہ آج حضور کی یہاں سے روانگی ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے نو بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حفاظت، ضیافت اور وقار عمل کی ٹیموں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور کچھ دیر مکرم امیر صاحب اور مکرم فہیم احمد صاحب سے گفتگو فرماتے رہے۔ 10:05 پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی، ہاتھ ہلا کر تمام احباب کو سلام کیا اور روانگی کا ارشاد فرمایا۔

موٹر وے 28، 27، 58 اور 16 پر سفر کرتے ہوئے 11:13 پر قافلہ بلجیم میں داخل ہوا اور بلجیم کی موٹر وے E-19، E-17 اور E-40 پر قافلہ اپنی منزل کی طرف گامزن رہا۔

11:55 بجے بلجیم کے Gent (جینٹ) نامی شہر سے گزرتے ہوئے Carestet ریسٹورینٹ پر قافلہ رکا، جہاں ہالینڈ کی جماعت نے دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کر رکھا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر کچھ دیر ظہر کی نماز کا وقت شروع ہونے کیلئے انتظار کیا گیا۔ 12:50 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور قافلہ دوبارہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔

1:40 بجے دوپہر قافلہ فرانس کی حدود میں داخل ہوا اور 2:10 بجے فرانس کے شہر کیلے کی بندرگاہ پر پہنچا، جہاں ہالینڈ سے قافلہ کے ساتھ آنے والے احباب کی واپسی ہونا تھی۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب خرم مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم عبدالحمید فادن فیلدن صاحب نائب امیر ہالینڈ، مکرم داؤد اکمل صاحب صدر خدام الاحمدیہ ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی نن سپیٹ، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری ہالینڈ، مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب رکن خصوصی مجلس انصار اللہ ہالینڈ، مکرم اظہر نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، مکرم شیخ عبدالباسط صاحب نیشنل سیکرٹری وقف جدید، مکرم عبدالباسط جٹ صاحب صدر جماعت نن سپیٹ اور دیگر افراد کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

پاسپورٹس اور ٹکٹس وغیرہ کی کلیئرنس کے بعد 2:50 بجے قافلہ کی چار گاڑیاں Calais (کیلے) فیری ٹرمینل کی پارکنگ میں پہنچیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے، کچھ دیر اپنے خدام سے مختلف امور کی بابت گفتگو فرمائی۔

کیلے میں آج موسم اگرچہ صاف ہے لیکن تیز ہوا چل رہی ہے، جس کی وجہ سے سردی میں شدت پائی جاتی ہے اور درجہ حرارت 3 اور 4 سینٹی گریڈ کے قریب ہے۔

3:45 پر قافلہ کی گاڑیاں Pride of Dover نامی فیری میں داخل ہوئیں۔ وقت مقررہ سے پانچ منٹ کی تاخیر کے ساتھ 3:55 پر فیری انگلستان کی بندرگاہ Dover کیلئے روانہ ہوئی۔

سمندر میں کسی قدر ارتعاش موجود ہے، یقیناً وہ بھی اس مرد خدا کے استقبال کیلئے بے قرار ہو رہا ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خدا سے دور ہوتی ہوئی مخلوق کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکنے کیلئے اور توحید کا پیغام پہنچانے کی خاطر جگہ جگہ اس کے گھروں کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی۔

سمندر کی اس بے قراری کی بناء پر فیری نے اپنی منزل پر پہنچنے میں کچھ تاخیر کی اور یہ فاصلہ دو گھنٹے میں طے کر کے مقامی وقت کے مطابق 4:50 بجے فیری Dover کی بندرگاہ پر پہنچی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فیری سے باہر تشریف لائے تو ٹرمینل کی عمارت کے سامنے مکرم امیر صاحب یو کے، مکرم ایڈیشنل وکیل المال صاحب، مکرم صدر صاحب انصار اللہ یو کے، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ یو کے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب وکالت تبشیر لندن اور عمومی کی ٹیم کے اراکین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ حضور انور نے از راہ شفقت تمام احباب کو

''اے بزرگانِ اسلام خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بنادے۔ میں اس وقت محض لِلّٰہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔''

(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدعا، صفحہ 34)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰة و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور کچھ دیر مکرم امیر صاحب کے ساتھ گفتگو فرمانے کے بعد قافلہ کی روانگی کا ارشاد فرمایا۔

مسجد فضل لندن میں آمد

خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکات کو سمیٹتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ 6:50 بجے مسجد بیت الفضل پہنچا تو مسجد کے احاطہ میں احمدی مرد و خواتین اور بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے آقا کے استقبال کیلئے موجود تھی، بچوں کے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور انگلستان کے جھنڈے کے طرز کی چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں موجود تھیں، جنہیں ہلا ہلا کر یہ بچے اور خواتین یا امیر المومنین اھلاً و سھلاً و مرحبا، یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی اور جی آیاں نوں جیسے اشعار اور استقبالیہ کلمات مترنم آوازوں میں پڑھ رہے تھے۔ مسجد کے احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور غباروں سے سجایا گیا تھا۔ اس سارے ماحول سے پاکستانی احمدیوں اور بالخصوص ربوہ والوں کے دلوں میں ان استقبالوں کی حسین اور دلکش یادیں یقیناً تازہ ہوگئی ہوں گی، جب دورہ سے کامیاب مراجعت پر خلیفۂ وقت کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے احمدی احباب کا ایک جم غفیر قصر خلافت سے سرگودھا روڈ تک سڑک کے دونوں اطراف قطاریں بنائے کھڑا ہوتا اور حضور کے پروقار استقبال کیلئے ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجادیا جاتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ایک بچے اور بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام حاضرین کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور مکرم محمد عثمان چینی صاحب، مکرم مصطفی ثابت صاحب اور مکرم شریف عودہ صاحب کو ازراہ شفقت مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور ان سے کچھ دیر گفتگو فرمانے کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

ممبران قافلہ

حضور انور کے اس تاریخی دورہ میں جن احباب کو حضور کی معیت کی سعادت عطا ہوئی ان میں مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب نائب ایڈیشنل وکیل المال مع فیملی، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ، مکرم سید محمد احمد صاحب نائب افسر حفاظت، مکرم بشیر احمد صاحب کارکن دفتر پی ایس، مکرم سخاوت علی صاحب باجوہ کارکن عملہ حفاظت، مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب کارکن عملہ حفاظت، مکرم محمود احمد خانصاحب کارکن عملہ حفاظت، مکرم خالد سعید صاحب کارکن عملہ حفاظت، مکرم طاہر حسین صاحب، ظہیر احمد خان مربی سلسلہ دفتر پی ایس۔

علاوہ ازیں ایم ٹی اے کی ٹیم کے مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم مرزا توقیر احمد صاحب اور مکرم خواجہ سفیر الدین قمر صاحب اور شعبہ مخزن التصاویر کے مکرم عمیر علیم صاحب کو بھی اس تاریخی دورہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا ہوئی۔

شکریہ احباب

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کا شکریہ ادا کرنا بھی انسان پر واجب ہے۔ اس ارشاد نبوی کے تحت خاکسار اپنا فرض سمجھتا ہے کہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرے جنہوں نے رپورٹ کی تیاری کے مختلف مراحل پر خاکسار کی مدد فرمائی۔ چنانچہ استاذی المکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری، جنہوں نے اس رپورٹ کے لفظ لفظ کو پڑھ کر نہ صرف مفید مشوروں سے نوازا بلکہ متعدد جگہوں پر اس کی نوک پلک سنوار کر اصلاح فرمائی۔ علاوہ ازیں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی، مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی، مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ انچارج بیلجیئم، مکرم نعیم احمد صاحب خرم مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ و نائب امیر جرمنی، مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب نائب امیر و سیکرٹری امور عامہ جرمنی، مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ، مکرم حافظ عمران مظفر صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم میجر زبیر خلیل صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی، مکرم محمد یحیٰ زاہد صاحب اسٹنٹ جنرل سیکرٹری جرمنی، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری ہالینڈ، مکرم عبدالباسط جٹ صاحب صدر جماعت نن سپٹ ہالینڈ، مکرم نوید احمد صاحب جرمنی، مکرم محمد سلیمان احمد صاحب جرمنی، مکرم شیخ بشارت احمد صاحب قائد علاقہ لاہور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، مکرم سید محمد احمد صاحب نائب افسر حفاظت، مکرم محمود احمد خانصاحب کارکن عملہ حفاظت، مکرم منیر عودہ صاحب کارکن ایم ٹی اے اور مکرم محمد اسلم خالد صاحب کارکن دفتر پی ایس لندن نے رپورٹ کے سلسلہ میں مختلف معلومات فراہم کیں، اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور اپنی جناب سے اس تعاون کا غیر معمولی اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 16؍فروری 2007)

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

واقفین و واقفات نو قادیان کی مشترکہ تعلیمی و تربیتی کلاس

مورخہ 17 تا 24؍مارچ 2018 دس سال تک کے واقفین و واقفات نو قادیان کی مشترکہ تعلیمی و تربیتی کلاسز منعقد کی گئیں جن میں واقفین نو کو نصاب وقف نو کے مطابق پڑھایا گیا۔ اسی طرح مورخہ 7؍مارچ تا 3؍اپریل 2018 بڑی عمر کے واقفین نو کی تعلیمی و تربیتی کلاسز احمدیہ مرکزی لائبریری میں صبح 11 تا 1 بجے منعقد ہوئیں۔ مختلف تربیتی موضوعات پر علمائے کرام نے کلاسز لیں۔ واقفات نو کی کلاسز بعد نماز عصر لجنہ ہال اور حلقہ کی مساجد میں لگیں۔ مورخہ 3 اپریل 2018 کو واقفین نو کا پہلی ششماہی کا امتحان بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں لیا گیا۔

ہفت روزہ تربیتی کلاسز واقفات نو قادیان

مورخہ 26 مارچ تا 2 اپریل 2018 تین سے بیس سال تک کی واقفات نو قادیان کی ہفت روزہ تعلیمی و تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا جن میں دوسو واقفات نو نے شرکت کی۔ واقفات کی سہولت کے پیش نظر مختلف حلقہ جات میں یہ کلاسز منعقد ہوئیں۔ ان کلاسز میں بچوں کو نصاب وقف نو میں سے مختلف آداب اور دعائیں سکھائی گئیں۔ نیز مقامات مقدسہ کی زیارت بھی کروائی گئی۔ کلاسز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کلاسز کے ویڈیو کلپ بھی دکھائے گئے۔ نیز علمی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

تبلیغی کارگزاری: 5 واقفات نو نے اپنی کلاس کی غیر مسلم بچیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ السلام علیکم، جزاکم اللہ، ماشاء اللہ اور انشاء اللہ کا مطلب سمجھایا نیز نماز اور اسلامی آداب اور برقع کے فوائد بتائے۔ ایک بچی نے گڈ فرائیڈے کے متعلق عیسائی لڑکیوں کو بتایا۔ وفات عیسیٰ اور دیگر تبلیغی موضوعات پر تبادلہ خیال کیا اور سوالوں کے جواب دیئے۔

(جاوید احمد لون، قائم مقام سیکرٹری وقف نو قادیان)

احمد آباد گجرات میں 16 روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

مورخہ 15 تا 30؍اپریل 2018 جماعت احمدیہ احمد آباد کی جانب سے 16 روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں 26 بچوں اور بچیوں نے حصہ لیا۔ روزانہ صبح دس بجے احمدیہ مشن میں کلاسز لگائی جاتی رہیں۔ لائحہ عمل کے مطابق بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ اور نصاب وقف نو پڑھایا گیا۔ آخری روز مکرم آصف احمد منصوری صاحب امیر ضلع احمد آباد کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ مصباح منصوری نے کی۔ نظم عزیزہ تمنا ہارون اور عزیزم دانش منصوری نے پڑھی۔ بعدہ عزیزہ ثمرین کلیم اور عزیزہ عافیہ وسیم نے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم سید نعیم احمد صاحب صدر جماعت احمد آباد نے خطاب کیا۔ آخر پر تمام بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ اس موقع پر مکرم صادق احمد صاحب، مکرم شاہد احمد صاحب، عزیزم دانش منصوری اور عزیزم ریحان احمد کو قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کرایا گیا۔

(سید عبدالہادی کاشف، مبلغ انچارج احمد آباد، گجرات)

ڈی.سی.ڈوڈہ (جموں وکشمیر) کو جماعتی لٹریچر کا تحفہ

مورخہ 25؍مئی 2018 کو جماعت احمدیہ بھدرواہ کی جانب سے خاکسار، نائب صدر اور سیکرٹری دعوت الی اللہ پر مشتمل ایک وفد نے ڈی، سی، ڈوڈہ جناب بوانی رکھوال صاحب (K.A.S) کے ساتھ ملاقات کی۔ موصوف کو پہلے سے جماعت کا تعارف حاصل تھا۔ وفد نے انہیں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ورلڈ کرائسز اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس اور دیگر جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ یہ ملاقات بہت موثر رہی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے جماعت کے حق میں بہتر نتائج ظاہر ہوں۔

(عبدالحفیظ فانی، صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

درخواست دعا

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد طیب احمد صاحب امروہی کارکن دفتر بیت المال خرچ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 مئی 2018 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام تہمینہ احمد تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی نیک صالحہ اور خادم دین بننے کے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ جمیل احمد، انسپکٹر بدر)

کلامُ الامام

’’سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے
جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 194)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍دسمبر 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍دسمبر 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کے علاوہ دین کی اشاعت اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لیے اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی مالی قربانیاں کرتی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5 / جنوری 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے مالی قربانی کی اہمیت کے متعلق قرآن مجید کی کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں مالی قربانی کی طرف مومنوں کو توجہ دلانے کا ذکر کئی جگہ ملتا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی قرآن شریف میں کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ نشانی بتا دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہی خرچ کرتے ہیں۔ فرماتا ہے: وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے علاوہ خرچ بھی نہیں کرتے۔

سوال حضور انور نے مِنۡ حَيۡثُ الۡجَمَاعَت، جماعت احمدیہ کی کیا خصوصیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر سوائے احمدی کے کوئی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرنے کی سوچ رکھتا ہو۔ من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کے علاوہ دین کی اشاعت اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی مالی قربانیاں کرتی ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالی قربانی کرنے والوں کو کیا خوشخبری دی ہے؟

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔ نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا ہوا خزانہ مَیں پورا اُس دن تجھے دوں گا جب تُو سب سے زیادہ اس کا محتاج ہوگا۔ نیز فرمایا کہ قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہیں گے۔

سوال آنحضرت ﷺ کے صحابہ کس طرح مالی قربانی میں حصہ لیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو مسعود انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی صدقے اور مالی قربانی کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے بعض بازار جاتے اور وہاں محنت مزدوری کرتے اور کسی کو اُجرت کے طور پر اگر ایک مُدّ بھی ملتا تو وہ اسے اس تحریک میں خرچ کرتا۔

سوال حضور انور نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مالی قربانی کا کیا حال بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیقؓ جب مسلمان ہوئے تو ان کے پاس اپنے کاروبار اور جائداد کے علاوہ چالیس ہزار اشرفی تھی۔ آپ نے ارادہ کیا کہ یہ سب میں دین کیلئے خرچ کر دوں گا اور خرچ کرتے رہے اور ہجرت کے وقت ان کے پاس اس میں سے صرف پانچ سو اشرفی بچی تھی۔

سوال حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی مالی قربانیوں سے خوش ہو کر کیا سند عطا فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے بیان کیا کہ ان کی قربانیاں اس قدر بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو یہ سند دی کہ آپ نے سلسلہ کیلئے اس قدر مالی قربانیاں کی ہیں کہ آئندہ قربانی کی ضرورت ہی نہیں۔ لیکن اسکے باوجود یہ نہیں کہ انہوں نے قربانیاں چھوڑ دیں۔ قربانیاں کرتے چلے گئے۔

سوال حضور انور نے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی مالی قربانی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گورداسپور کے مقدمے کے وقت جب اخراجات بہت بڑھ گئے تو حضرت مسیح موعودؑ نے دوستوں میں مالی تحریک فرمائی۔ آپ کی تحریک پر خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنی تمام تنخواہ جو اس زمانے میں چار سو پچاس روپے تھی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دی۔ کسی دوست نے کہا کہ اپنے گھر کیلئے بھی کچھ رکھ لیتے تو انہوں نے کہا کہ خدا کا مسیح کہتا ہے کہ دین کیلئے ضرورت ہے تو پھر کس کیلئے رکھتا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعض غریب صحابہ کی مالی قربانیوں کا کن محبت بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی ہیں جو شاید تین آنے یا چار آنے روزانہ مزدوری کرتے ہیں۔ لیکن سرگرمی سے ماہواری چندے میں شریک ہیں۔ باقاعدگی سے چندہ دیتے ہیں۔ ان کے دوست میاں عبد العزیز پٹواری باوجود قلّت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گئے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلا دیا۔

سوال حضور انور نے برکینا فاسو کی ’’کاری‘‘ جماعت کے خدام کی مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہاں حکومت زمین میں فائبر آپٹک تار بچھا رہی ہے، تو کاری جماعت کے بعض خدام نے ٹھیکیدار سے بات کی کہ وہ ان کو ایک کلومیٹر کی کھدائی کا کام دے دے۔ چنانچہ خدام نے مل کر کھدائی کا کام کیا اور اس کے عوض ملنے والی ایک ملین فرانک سیفا کی رقم جو تقریباً کوئی بارہ سو پچاس پاؤنڈ بنتے ہیں وقف جدید کے چندہ میں ادا کر دی۔ پس یہ جذبہ ہے جو آج جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نظر نہیں آتا۔

سوال حضور انور نے چندے کی برکت سے نوجوانوں کے ایمان کی مضبوطی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: برکینا فاسو کے بُنفَورہ ریجن کے ایک ممبر اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک سفر پر جانا تھا اور وقف جدید کا سال ختم ہو رہا تھا۔ دوسری طرف فصل کی بھی کاٹی جا رہی تھی۔ میں نے بچوں سے کہا کہ فصل میں سے دسواں حصہ چندے میں دے دینا۔ بچے تمام فصل گھر لے آئے اور چندہ ادا نہیں کیا۔ جب میں واپس آیا تو بچوں سے کہا کہ ابھی سارا اناج باہر نکالو اور چندے کا حصہ علیحدہ کرو۔ چندے کا حصہ نکالنے کے بعد جب اناج واپس رکھا تو اس میں کوئی بھی کمی نہیں تھی۔ مَیں نے انہیں بتایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے۔

سوال حضور انور نے چندے کی برکت سے مشکلات دور ہونے کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دِپنگو آئیوری کوسٹ کے یعقوب صاحب کہتے ہیں کہ میں کافی دیر سے چندے کے نظام میں شامل نہیں تھا۔ میری زندگی ہمیشہ مسائل میں گھری رہتی تھی۔ کبھی بچے بیمار رہتے تھے تو کبھی فصل کی وجہ سے پریشانی رہتی۔ لیکن گزشتہ تین سال سے میں چندہ وقف جدید کے بابرکت نظام میں شامل ہوں، خدا تعالیٰ نے زندگی بدل دی ہے۔ اب میرے بچے پہلے سے زیادہ صحت مند ہیں اور فصل بھی زیادہ ہوتی ہے۔

سوال چندے کی برکت سے کس طرح ایک شخص کی فصل کی پیداوار میں برکت پڑی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تنزانیہ کے جینائی پاؤلو صاحب بیان کرتے ہیں جب سے مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مضمون سمجھ آیا ہے میری زندگی ہی بدل گئی ہے۔ جس کھیت سے پہلے آٹھ یا دس بوریاں ملتی تھیں اسی کھیت سے چاولوں کی چھپّن بوریاں مجھے حاصل ہوئیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا نتیجہ ہے۔ جب سے میں نے چندہ دینا شروع کیا ہے میری زندگی بدل گئی ہے۔ میرے مالی حالات اچھے ہو گئے ہیں۔

سوال حضور انور نے صوبہ گجرات کے ایک احمدی دوست کی مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سلیم خان صاحب لکھتے ہیں کہ صوبہ گجرات کے ایک دوست نے اپنے گھر کا ریفریجریٹر بیچ کر چندہ وقف جدید ادا کیا۔ ان سے کہا گیا اتنی جلدی نہیں تھی بعد میں چندہ ادا کر دیتے۔ کہنے لگے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ مرکز سے نمائندہ ہمارے پاس آئے اور ہم اس کو خالی ہاتھ جانے دیں۔ ریفریجریٹر کا کیا ہے وہ ہم دوبارہ خرید لیں گے انشاء اللہ۔

سوال حضور انور نے ساندھن کی ایک بچی کی قربانی کی روح کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں کہ ایک دوست کو جب چندہ وقف جدید کی تحریک کی گئی تو انہوں نے کہا کہ ابھی حالات ٹھیک نہیں ہیں آپ کل آئیں۔ اگلے دن جب ان کے گھر گیا تو انہوں نے بتایا کہ پیسوں کا انتظام نہیں ہو پایا۔ ان کی چھوٹی بیٹی اپنے والد کے پاس آ کر کہنے لگی کہ آپ نے میری سردی کے جوتوں کیلئے جو رقم رکھی ہوئی ہے وہ مجھے دے دیں۔ بچی نے اپنے والد سے یہ رقم لیکر چندہ وقف جدید میں ادا کر دی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے کون سے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے 31 / دسمبر کو وقف جدید کا ساٹھواں سال ختم ہوا ہے۔ یکم جنوری سے اکسٹھواں نیا سال شروع ہو گیا ہے۔

سوال امسال جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر نے وقف جدید میں کتنی قربانی پیش کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر نے دوران سال وقف جدید میں اٹھاسی لاکھ باسٹھ ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ گزشتہ سال کی نسبت یہ آٹھ لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ وقف جدید کی مالی قربانی میں حصہ لینے والی کون سی پہلی دس جماعتوں کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے علاوہ باقی دنیا میں وقف جدید میں پہلے دس ملکوں کی پوزیشن اس طرح ہے کہ برطانیہ پہلے نمبر پر ہے، جرمنی دوسرے نمبر پر ہے، امریکہ تیسرے نمبر پر، کینیڈا چوتھے نمبر پر، ہندوستان پانچویں نمبر پر، آسٹریلیا چھٹے نمبر پر، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے ساتویں نمبر پر، انڈونیشیا آٹھویں نمبر پر، پھر نویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی جماعت ہے گھانا دسویں نمبر پر، گھانا نے بھی اس دفعہ کافی ترقی کی ہے۔

سوال حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں کن کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے عزیزم علی گوہر منور ابن وجیہ منور صاحب آلڈرشاٹ یُوکے کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا جن کی 23 / دسمبر 2017ء کو اپنی فیملی کے ساتھ جرمنی جاتے ہوئے کولن شہر کے نزدیک کار کے حادثہ میں وفات ہو گئی تھی۔ پانچ سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔

......☆......☆......☆......

تقویٰ اختیار کرو، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو، ایک دوسرے پر اعتماد پیدا کرو
ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھاؤ اور اپنے عملوں سے اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی تربیت کرو

جو لڑکی مربی سلسلہ سے، واقف زندگی سے بیاہی جاتی ہے اس کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ بھی اپنے خاوند کے وقف میں اسی طرح ذمہ دار ہے جس طرح اس کا خاوند اپنے فرائض میں

خُطبہ نکاح فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9/ جولائی 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ اقصیٰ پرویز بنت مکرم پرویز احمد صاحب کا ہے جو عزیزم عثمان شہزاد بٹ مربی سلسلہ ابن مکرم امجد شہزاد بٹ صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا عزیزم عثمان شہزاد بٹ مربی سلسلہ ہیں۔

نکاحوں کے موقع پہ جہاں خوشی کے مواقع پیدا ہوتے ہیں وہاں کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں لڑکے پر بھی، لڑکی پر بھی۔ اللہ کے فضل سے جو دین کا علم رکھنے والے ہیں ان کو اپنی ذمہ داریوں کا علم بھی ہے اور اس بات کو بھی سمجھتے ہیں کہ ذمہ داریاں ادا نہ کرنے کی صورت میں بعض اللہ تعالیٰ کے احکامات کے ردّ کرنے والے بن جاتے ہیں۔ پس یہ بات ہمیشہ ہر قائم ہونے والے رشتہ کو ذہن میں رکھنی چاہئے کہ رشتوں کے ساتھ ہی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اور اسی وجہ سے رشتہ طے کرتے وقت جن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو۔ ایک دوسرے پر اعتماد پیدا کرو۔ ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھاؤ اور اپنے عملوں سے اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی تربیت کرو۔

پس جو لڑکیاں خاص طور پہ واقفین زندگی سے بیاہی جاتی ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ذمہ داریاں صرف لڑکے پر عائد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکیوں پر بھی ذمہ داریاں ہیں۔ اس لئے جب وہ واقف زندگی سے نکاح، شادی کرنے پر تیار ہوتی ہیں تو انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ واقف زندگی جس طرح کی زندگی گزار رہا ہے اس کے ساتھ انہوں نے بھی اسی طرح زندگی گزارنی ہے اور دنیاوی ترجیحات اور خواہشات کو پسِ پُشت ڈالنا ہے۔ پس خاص طور پر جو لڑکی مربی سلسلہ سے، واقف زندگی سے بیاہی جاتی ہے اس کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ بھی اپنے خاوند کے وقف میں اسی طرح ذمہ دار ہے جس طرح اس کا خاوند اپنے فرائض میں۔ پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر دونوں زندگیاں گزاریں تو وہ زندگی تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے گزرتی ہے۔ اور اعتماد قائم کرتے ہوئے، ایک دوسرے کا احساس اور خیال کرتے ہوئے زندگی گزرتی ہے۔ اور ان کی جو خواہش ہوتی ہے وہ دنیاوی خواہش نہیں ہوتی بلکہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہماری آئندہ نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا پہلا نکاح عزیزم عثمان شہزاد بٹ کا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ یاسمین عاصمہ احمد واقفۂ زندگی بنت مکرم منصور احمد صاحب جرمنی کا ہے۔ یہ نکاح عزیزم فراز احمد کھوکھر ابن مکرم مبرور احمد کھوکھر صاحب کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

ایجاب وقبول سے قبل حضور انور نے دریافت فرمایا واقفۂ زندگی یا واقفۂ نو ہے یہ؟ دولہن کے والد صاحب نے عرض کی کہ واقف زندگی۔

اس پر حضور نے دریافت فرمایا ابھی پڑھ رہی ہے؟ اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: وقف اولاد میں شامل تھی کہ بعد میں وقف کیا تھا۔ دولہن کے والد صاحب نے عرض کیا کہ وقف اولاد میں شامل نہیں تھی، بعد میں ہماری درخواست پر حضور انور نے فرمایا تھا کہ اب وقف کر دیں۔

اس پر حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا: یاسمین عاصمہ مکرم ہدایت اللہ ہُبش صاحب جو جرمن احمدی تھے ان کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی آئندہ نسلوں میں بھی وہ اخلاص قائم رکھے، ہدایت اللہ ہُبش صاحب ہمیشہ جس کا اظہار کرتے رہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین خان واقفۂ نو کا ہے جو مکرم چوہدری کولمبس خان صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں جو عزیزم ابوالحسن محمد حارث ابن مکرم مظفر احمد صاحب ڈیرہ غازی خان پاکستان کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہا حاضر نہیں ہے، مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب دلہا کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح نائلہ الزمان واقفۂ نو کا ہے جو قمر الزمان صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم مسعود احمد ابن مکرم محمود احمد صاحب کے ساتھ جو ہالینڈ کے رہنے والے ہیں، سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکا حاضر نہیں ہے۔ ان کے وکیل مکرم مدثر احمد صاحب حاضر ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کر لیں اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں اور آئندہ نسلیں بھی ان کی نیک، صالح ہوں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہوں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20/ اپریل 2018)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/ مارچ 2018ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف خان صاحب (سابق ڈپٹی سیکرٹری، اسلام آباد، حال گلفورڈ، یو۔کے)

19/ مارچ 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بچپن سے تہجد گذار، صوم وصلوۃ کی پابند، روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، انتہائی نیک اور ملنسار خاتون تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت سے محبت کا گہرا تعلق تھا اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبد الرؤوف یوسف صاحب مانچسٹر ویسٹ جماعت میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ آنسہ حبیب صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حبیب احمد باجوہ صاحب (جرمنی)

یکم جنوری 2018ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے محبت کا تعلق رکھنے والی، مالی قربانی میں پیش پیش، خوش اخلاق اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں
تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کرسکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 73)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

(سورۃ البقرۃ: 46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم۔ ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

”جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور
انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے“

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

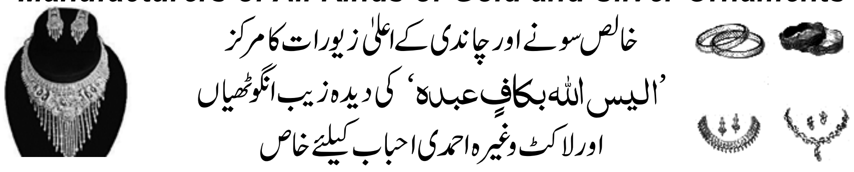

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDICOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8700: میں دلاور خان ولد مکرم کاکا خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 46 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن گاؤں برہمپور تحصیل روپڑ ضلع روپڑ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غفور حسین   العبد: دلاور خان   گواہ: عطاء الاول

مسل نمبر 8701: میں صدیق محمد ولد مکرم سردار علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن ننگلی ڈاکخانہ پنوپالی تحصیل ننگلی ضلع روپڑ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء الاول   العبد: صدیق محمد   گواہ: نصیب خان

مسل نمبر 8702: میں سوداگر خان ولد مکرم بھاگ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 53 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن شمس پور ضلع فتح گڑھ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم   العبد: سوداگر خان   گواہ: تنویر احمد خادم

مسل نمبر 8703: میں روحی بیگم زوجہ مکرم وسیم احمد شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11؍ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/30,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم   الامۃ: روحی بیگم   گواہ: وسیم احمد شیخ

مسل نمبر 8704: میں حکومت رائے ولد مکرم حکم دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 59 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن بروا تحصیل نند پور ضلع روپ نگر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کُل منقولہ جائداد کی قیمت 2 لاکھ روپئے بنتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شفاعت احمد   العبد: حکومت رائے   گواہ: عطاء الاول

مسل نمبر 8705: میں لکشمی بیگم زوجہ مکرم بارے خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 2009، ساکن لونگووال ضلع سنگرور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/500 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خالد احمد خان   الامۃ: لکشمی بیگم   گواہ: شوکت علی

مسل نمبر 8706: میں ناظمہ بلقیس زوجہ مکرم فقیر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن تونگ تحصیل ریّا ضلع امرتسر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/10,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر خادم   الامۃ: ناظمہ بلقیس   گواہ: مبارک میر

مسل نمبر 8707: میں رانی بیگم زوجہ مکرم نور حسن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن عبدل پورہ ڈاکخانہ کولی ضلع پٹیالہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپئے، زیور طلائی نصف تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء الاول   الامۃ: رانی بیگم   گواہ: منور بھٹی

مسل نمبر 8708: میں منگا خان ولد مکرم دارا خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 33 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن بوپور ڈاکخانہ ہدل تحصیل کھنّا ضلع لدھیانہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر خادم   العبد: منگا خان   گواہ: تنویر خادم

مسل نمبر 8709: میں نور حسن ولد مکرم ذیلی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن عبدل پورہ ضلع پٹیالہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان قیمت 1 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم   العبد: نور حسن   گواہ: منور احمد بھٹی

مسل نمبر 8710: میں چرنجیت بیگم بنت مکرم عامر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن کالار ماجری ڈاکخانہ بھاڈسون تحصیل نابھا ضلع پٹیالہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم   الامۃ: چرنجیت بیگم   گواہ: عطاء الاول

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”تم میں سے کسی کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب تک
وہ جلد بازی سے کام نہ لے اور یہ نہ کہتا پھرے کہ مَیں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی“
(صحیح بخاری، کتاب الدعوات)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء اور فجر ہے
کاش کہ وہ جانتے جو ثواب عشاء اور فجر کی نماز میں ہے“
(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 14-June-2018 Issue. 24

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آجکل قدم قدم پر فواحش کے سامان ہیں، بیہودگیاں اور لغویات کے سامان ہیں، ٹی وی پر انٹرنیٹ پر اور میڈیا میں پس جو بھی بیہودہ اور لغو پروگرام ہیں ان سے نہ صرف رمضان میں بلکہ مستقل بچنا ضروری ہے، ہر احمدی کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے

ہماری جماعت کو یہ دعا بکثرت پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 ؍جون 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاعراف کی آیت 157 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے: اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی یقیناً ہم تیری طرف توبہ کرتے ہوئے آ گئے ہیں۔ اس نے کہا میرا عذاب وہ ہے کہ جس پر میں چاہوں اس پر میں وارد کر دیتا ہوں اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس میں اس رحمت کو ان لوگوں کیلئے واجب کر دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر عجیب احسان ہیں کہ اس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ رحمت کا مطلب ہے نرم ہونا مہربان ہونا رحم کا ابھرنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا بندوں سے نرمی اور صرفِ نظر کا جو سلوک ہے اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا رحم کا جذبہ اور یہ سلوک اتنا بڑھا ہوا ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندوں کو عذاب دینا میری غرض نہیں ہے۔ بڑی غلط فہمی ہوتی ہے بعضوں کو کہ اگر عذاب دینا ہے، سزا دینی ہے تو پھر انسان کو پیدا کیوں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری غرض یہ نہیں ہے۔ ہاں میرے عذاب اور سزا کے موردوہ لوگ بنتے ہیں جو اپنے غلط عملوں کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ لیکن میرا یہ عذاب بھی عارضی چیز ہے اور اصلاح کیلئے ہے حتی کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ والے بھی میری وسیع رحمت سے حصہ لیں گے اور ان کا عذاب بھی ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جزا سزا کے دن کا مالک بھی ہے اس لئے وہ بظاہر ہمیں اپنی رحمت اور بخشش کی چادر میں لپیٹ کر بغیر سزا کے جانے دے سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بطور حق کے ان لوگوں کو جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں جو زکوۃ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ان کا حق ادا کرتے ہوئے اور یقین کے ساتھ عمل کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پر مکمل ایمان رکھنے والے ہیں ضرور اپنی رحمت کی چادر میں انہیں لپیٹوں گا۔ پھر ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ کہ اللہ کی رحمت یقیناً محسنوں کے قریب ہے۔ محسن وہ ہیں جو تمام شرائط کے ساتھ اپنے کام کو پورا کرتے ہیں۔ پس جو تقویٰ کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانے والا ہے اللہ تعالیٰ کے نشانات پر مکمل ایمان رکھنے والا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچے گی۔ پس مؤمن کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے تقویٰ پر چلنے اور ایمان میں کامل ہونے کی بھر پور کوشش کرنی چاہئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے پہلی چیز تقویٰ بیان فرمائی ہے اور اصل میں اگر تقویٰ کا صحیح ادراک ہو جائے تو باقی نیکیاں اور ایمان میں کامل ہونا اس کے اندر ہی آ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اس معیار کو انسان حاصل کر لے تو یہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندے پر بطور حق کے فرض ہو جاتی ہے۔ حضور انور فرمایا: یہ دن جن میں سے ہم گزر رہے ہیں یہ رمضان کے بابرکت دن ہیں آخری ہفتہ اب رہ گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ فرمایا: اس سے بھی مؤمن ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہی فائدہ اٹھائے گا جو صحیح طرح ایمان لانے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا ہے۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو ان دنوں سے فائدہ اٹھانے والے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: پھر یہ بھی اس کی دین ہے کہ آخری دنوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کی طرف بھی ہمیں توجہ دلائی ہے تا کہ قبولیت دعا کے پہلے سے بڑھ کر نظارے ہم دیکھیں اور یہ بھی اس کی رحمت کی وسعت ہے۔

پھر ایک حدیث میں ہے کہ رمضان کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اس کا درمیانی عشرہ مغفرت ہے اور اس کا آخری عشرہ آگ سے نجات ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف رمضان کے پہلے عشرہ کے لئے نہیں بلکہ مستقل انسان کے ساتھ ہے جب تک وہ تقویٰ پر قائم ہے۔ اسی طرح اس کی مغفرت صرف درمیانی دس دن کے لئے نہیں ہے بلکہ آگے بھی انسان کے ساتھ ہے۔ اسی طرح آگ سے بھی صرف انسان اِن دس دنوں میں نہیں بچ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے ہوئے جو رمضان سے گزر بھی جائے گا اس کے بعد بھی تو آگ سے دور رہے گا ورنہ اگر ہم رمضان کے بعد پھر تقویٰ سے دوری اختیار کر لیں تو پھر ایسا ہی ہے جیسے اپنے لئے انسان ایک محفوظ حصار بناتا ہے اور پھر خود ہی اس کو توڑ دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جس کو چاہتا ہوں عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر چیز پر احاطہ کر رکھا ہے سو میں ان کے لئے جو ہر ایک طرح کے شرک اور کفر اور فواحش سے پرہیز کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور نیز ان کے لئے جو ہماری نشانیوں پر ایمان کامل لاتے ہیں اپنی رحمت لکھوں گا۔ یہاں آپؑ نے تقویٰ کی وضاحت تین الفاظ میں فرمائی کہ شرک سے پرہیز کرنا کفر سے بچنا اور فواحش سے پرہیز کرنا۔ آجکل قدم قدم پر فواحش کے سامان ہیں۔ بیہودگیاں اور لغویات کے سامان ہیں ٹی وی پہ انٹرنیٹ پے اور میڈیا میں۔ پس جو بھی بیہودہ اور لغو پروگرام ہیں ان سے بچنا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ صرف رمضان میں نہیں بلکہ مستقل اس سے بچنا ضروری ہے۔ ہر احمدی کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور ان چیزوں کا مناسب اور محتاط استعمال کرنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عام اور وسیع ہے اور غضب کی صفت قانون الٰہی سے تجاوز کرنے کے بعد اپنا حق پیدا کرتی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی کو سزا دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قانون سے باہر نکلتا ہے اور جیسا کہ ذکر ہو چکا یہ سزا بھی اصلاح کے لئے ہوتی ہے اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت غالب آ جاتی ہے۔

پھر آپؑ استغفار کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقے کے اندر لے لے۔ فرمایا خدا جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ اسی طرف اشارہ سورۃ فاتحہ کی اس آیت میں بھی ہے کہ ایاك نعبد وایاك نستعین۔ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے تا ایسا نہ ہو کہ کمزوری ظہور میں آوے اور ہم عبادت نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے استغفار کا التزام اسی لئے کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ فرمایا کہ آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ یعنی اے ہمارے ربّ ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اگر تو نے ہمیں نہ بخشا ہم پر رحم نہ کیا تو ہم پھر خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

استغفار اور توبہ کے فرق کو واضح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے۔ توبہ اس لئے ہے کہ اے اللہ جو مغفرت کی دعا ہم نے کی ہے ہمیں اس پر قائم بھی رکھ۔ فرمایا کہ عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جائے گی۔ پھر توبہ کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ واضح ہو کہ توبہ لغت عرب میں رجوع کرنے کو کہتے ہیں اسی وجہ سے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام بھی تواب ہے یعنی بہت رجوع کرنے والا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب انسان گناہوں سے دست بردار ہو کر صدق دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

سچی توبہ کی شرائط بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: سچی توبہ کے لئے تین شرطیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے دماغ کو ان تمام باتوں سے پاک کرو جن سے فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی غلط کام کرنے یا برائی کی طرف توجہ جانے پر ندامت اور پشیمانی ہونی چاہئے اور تیسری بات یہ ہے کہ عزم ہو، پکا ارادہ ہو کہ میں نے ان برائیوں کے قریب بھی نہیں جانا اور پھر اس پر قائم رہنے کے لئے مکمل قوت ارادی بھی ہو اور دعا بھی ہو تو پھر یہ برائیاں ختم ہو جائیں گی اور ان کی جگہ پھر نیکیاں لینی شروع کر دیں گی۔

استغفار اور توبہ سے آگ سے بچنے کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ توبہ سے انسان کی دنیا و دین دونوں سنور جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں بھی آرام و آسائش کے سامان عطا فرما اور آنے والے جہان میں بھی آرام اور راحت عطا فرما اور ہمیں آگ سے بچا۔ فرمایا کہ آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں ہزاروں طرح کی آگیں ہیں تو مؤمن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری جماعت کو یہ دعا بکثرت پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ پس اس طرف ہمیں بھی توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں لے کر ہمیں ہر قسم کی دنیاوی اور اخروی آگ سے بچائے رکھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر جانے والا بنائے اس کا تقویٰ حاصل کرنے والے ہوں اپنے ایمان اور یقین میں بڑھنے والے ہوں تا کہ ہمیشہ اس کی رحمت سے ہم حصہ لیتے رہیں۔ کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ جب ہم اس کی رحمت سے محروم ہوں اور اپنے بداعمال کی وجہ سے اس کی سزا کے مورد بنیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحم کی نظر ہمیشہ ہم پر پڑتی رہے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad